آیات قرآن کریم

کے بارے میں استاد شہیدمطہری سے ۱۱۰ سؤال

فہرست

پیش لفظ ۱۲

۱۔مہربانی کر کےیہ بتائیے کہ آیت "ھل ینظرون "کا جامع موضوع کیا ہے؟ ۱۵

۲۔ آیت " ان کان " کا جامع مفہوم کیا ہے؟..................... ۱۵

۳۔ دوران جاہلیت میں قریش کا طرز زندگی کیا تھا؟ ۱۵

٤: مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ مہذب ہونے اور دین کی ضرورت کے درمیان کیا رابطہ ہے؟ ۱٦

٥۔کیا دورجاہلیت کے تعصب کی جگہ آج کےزمانے میں کسی اسی طرح کی کسی چیز کی ضرورت ہے؟ ۱۷

٦:ایسا کیوں کہا جاتا ہے کہ آج انسان ایک ایمان اور ایک نصب العین کا محتاج ہے؟ ۱۷

۷ : قریش کے قبیلہ کی شاخوں کے باررے میں مختصر وضاحت فرمائیے؟.. ۱۸

۸ : قریش کے اس طبقہ سے کیا مراد ہے کہ جس کی قرآن کریم میں بہت تاکید ہوئی ہے؟ ۱۸

۹ : یہ جو قرآن کریم میں آیا ہے کہ قیامت کے دن دوست آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے اس کا کیا مطلب ہے؟ ۱۹

۱۰: سورہ زخرف کی آیت " الا خلا ... " کے بارے میں مختصر وضاحت فرمائیے؟ ۱۹

۱۱: مادی بنیاد پر جو دوستیاں کی جاتی ہیں وہ کہاں ک باقی رہتی ہیں؟ ۲۰

۱۲ : وہ کیسی دوستی ہے جو آخرت میں بھی قائم ودائم رہے گی؟ ۲۰

۱۳: جنت میں جانے والوں کی ایک لذت یہ ہوگی کہ وہ وہاں آپسی دوستی اور بھائی چارے کےک ساتھ رہیں گے مہربانی کر کے اس کے بارے میں وضاحت کیجیے۔ ۲۱

۱٤: مہربانی کرکے" خدا کے لیے بھائی چارے"کے مطلب کو قارئین کے لیے واضح کریں۔ ۲۲

۱۵:یہ بتائیے کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک دوستی کو عین توحید سمجھا جائے؟ ۲۲

۱٦: مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ ہمارے دینی احکام میں تین دن سے زیادہ دل میں کدورت نہ رکھنے کی بہت تاکید کی گئی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ ۲۳

۱۷: یہ بتائیے کہ خدا کی خشنودی کے لیے اخوّت اور بھائی چارگی کے سلسلے میں کیا احکام ہم تک پہنچے ہیں ؟............... ۲۳

۱۸: امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنی نظر میں اپنےدوست کی عظمت کاسبب کیابیان کیا ہے؟ ۲٤

۱۹: مہربانی کر کے لفظ "خلیل"کی جو کبھی کبھی دوست کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے وضاحت کیجیے۔ ۲٤

۲۰: یہ بتائیے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے دوستی کی کیا شرائط بیان کی ہیں؟ ۲۵

۲۱: یہ بتائیے کہ حضرت علی علیہ السلام نے کن لوگوں کو کمزور ترین افراد کے نام سے یاد کیا ہے؟ ۲٦

۲۲:مہربانی کر کے مختلف دوستیوں کے بارے میں ہمارے آئمہ کا نظریہ بیان کیجیے۔.. ۲٦

۲۳: مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ اسلا م نےہمیں دوستی کے سلسلے میں حکم دیا ہے؟ ۲۷

۲٤:مہربانی کر کے آیت"الاخلاء..." کے بارے میں ایک جامع وضاحت کیجیے۔ ۲۷

۲۵:یہ بتائیے کہ خوف و حزن میں کیا فرق ہے؟ ۲۸

۲٦:یہ بتائیے کہ قرآن کریم اور احادیث کی نظر میں روح اسلام کیا چیز ہے ؟ ۲۸

۲۷: آپ کی نظر میں معاد کیسی ہو گی ؟ جسمانی ہو گی یا روحانی؟ ۲۹

۲۸:آپ کی نظر میں دنیا میں کتنی طرح کی لذتیں پائی جاتی ہیں ۲۹

۲۹:مہربانی کر کے جسمانی لذتوں کے مفہوم کی وضاحت کیجیے۔ ۳۰

۳۰:مہربانی کر کے جسمی لذتوں اوردردوں اور روحی لذتوں اور دردوں کے درمیان فرق کی وضاحت کیجیے۔ ۳۰

۳۱:یہ بتائیے کہ جن لوگوں کاعقیدہ ہے کہ آخرت میں صرف روحی عذاب ہو گا وہ اس کے لیے کون سی مثال لاتے ہیں؟ ۳۱

۳۲: یہ بتائیے کہ پروردگار سے پردہ میں رہنے کی تکلیف قرآن کریم میں کیسے بیان کی گئی ہے؟ ۳۲

۳۳:یہ بتائیے کہ قرآن کریم میں جسمانی لذتوں اور تکلیفوں کا بھی ذکر ہوا ہے یا نہیں؟ ۳۲

٣٤: یہ بتائیے کہ فلاسفہ جیسے ابو علی سینا کا معاد کے بارے میں کیا نظریہ ہے؟ ٣٣

٣٥: مہربانی کر کے معاد کو ہمارے دینی عقائد کی رو سے بیان کریں؟ ٣٣

٣٦:مہربانی کر کہ انسان کے آخرت میں معاد تک پہنچنے کو دنیوی الفاظ میں بیان کیجیے- ٣٤

٣٧:یہ بتائیے کہ قیامت کے دن انسان کے لیے سب سے بڑی روحی لذت کیاہوگی؟ ٣٥

٣٨: مہربانی کر کے انسان کے جنت کے وارث ہونے کے بارے میں قرآن کریم کا نظریہ بیان کیجیے- ٣٥

٣٩:یہ بتائیے کہ قرآن کریم کی نظر میں آخر کار دنیا اور آخرت کا مالک کون ہے؟ ٣٦

٤٠:مہربانی کر کے دنیا اور آخرت کے کم ترین فرق کو بیان کیجیے؟ ٣٦

٤١:آپ کی نظر میں وراثت کی لفظ جو خود خدا وند متعال کے لیے استعمال ہوئی ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ ٣٧

٤٢:آپ کی نظر میں وہاں پر کیا تفسیر کی جائے گی جہاں خدا وند متعال نے جنت والوں کے لیے ملکیت کی لفظ استعمال کی ہے؟ . ٣٧

٤٣:مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ مفسرین ایت "ان المجرمین..."کی کیا تفسیر کرتےہیں؟.. ٣٨

٤٤:کیا مجرم کو کافر کے معنی میں لیا جا سکتا ہے؟ ٣٨

٤٥:مہربانی کر کے عذاب سے نجات کی امید کے کردار کی وضاحت کیجیے۔ ٣٩
٤٦:مہربانی کرکے عذاب کے بارےمیں استعمال ہو نے لفظ"خالد" کی وضاحت کیجیے؟ ٤٠
٤٧: یہ بتائیے کہ جہنمی لوگوں کی کیا حالت ہو گی؟ ٤٠
٤٨:مہربانی کر کے اس فرشتہ کے نام کے بارے میں مختصر وضاحت کیجیے کہ جس کے اختیار میں جہنم ہے؟ ٤١
٤٩:آپ کی نظر میں جہنم کے داروغہ کا نام مالک کیوں ہے جب کہ جنت کے فرشتہ کا نام رضوان ہے؟.......................... ٤١
٥٠:آپ کی نظر میں اسلام فطری کے کیا معنی ہیں؟ ٤٢
٥١:یہ بتائیے کہ انسان کے لیے حقیقت کے سلسلے میں سب سے زیادہ اہم اور اصلی چیز کیا ہے؟ ٤٢
٥٢:آیت"لقد جئناکم ---"کے بارے میں توضیح دیتے ہوئے یہ بتائیے کہ اس آیت کس سے مخاطب ہے؟ ٤٢
٥٣:یہ بتائیے کہ خدا وند متعال نے انسان کی فطرت کس طرح کی خلق کی ہے؟ ٤٣
٥٥:اس محاورہ کے بارے میں کہ حقیقت کڑوی ہوتی ہے توضیح دیجیے؟ ٤٤
٥٦:مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ کیا قرآن کریم میں "الحق مرّ"محاورہ کے بارے میں کچھ ذکر ہوا ہے؟ ٤٤
٥٧:غضب الہی پر اس کی رحمت کی سبقت کے بارے میں توضیح دیجیے کہ اس کا مطلب کیا ہے؟............................ ٤٥

٥٨:مہربانی کر کےآیت"ام ابرموا--"کے بارے میں وضاحت کیجیے
اور اس آیت کا موضوع قارئین کے لیے بیان کیجیے؟.......... ٤٦
٥٩:یہ بتائیے کہ آیت"ام ابرموا" میں ابرام کا مفہوم مفسرین کی نظر
میں کیا ہے؟ ٤٦
٦٠:مشرکین کے اس ابرام کا قرآن نے کیا جواب دیا ہے وضاحت کے
ساتہ بیان کیجیے ؟ ٤٧
٦١:خدا کے مقابلے میں مشرکین کی مکاریوں اور فریب کا ریوں کی
قرآن کی زبانی وضاحت کیجیے؟............................ ٤٧
٦٢:مندرجہ ذیل دو آیتوں کی قارئین کے لیے وضاحت کیجیے اور ان
کا مفہوم بیان کیجیے؟ ٤٨
٦٣:دنیا میں انسان کی زیر نظر رکھنا اور اس کے تمام اعمال کو
لکھنے کے بارے میں قرآن کریم کی کیا رائے ہے؟ ٤٩
٦٤:مہربانی کر کے عبادت کے بارے میں رائج فکروں کی مختصر
وضاحت کیجیے؟ ٤٩
٦٦: اس عقیده کے بارے میں کہ پارسائی بت پرستی سے شروع ہوئی
ہےآپ کی کیا رائے ہے؟................................. ٥٠
٦٧:قرآن کریم میں توحید کے سلسلے میں جو کچھ آیا ہے مہربانی کر
کے اسے بیان کیجیے؟ ٥١
٦٨:دور جاھلیت میں عرب میں بت پرستی کی بنیاد کے بارے میں آپ
کی کیا رائے ہے؟...................................... ٥١
٦٩:مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ اسلام کی نظر میں بت پرستی کیسے
وجود میں آئی اور اسلام اس کی وجہ کس چیز کو بتاتا ہے؟..... ٥٢

۷۰:دو الفاظ برہان اور جدل کی تعریف کیجیے اور ان کے درمیان فرق کی قارئین محترم کے لیے وضاحت کیجیے؟ ٥٣

۷۱:مہربانی کر کے آیت"ادع الی سبیل۰۰۰"کے بارے میں مختصر وضاحت کیجیے؟ ٥٣

۷۲:مہربانی کر کے لفظ عابد کی قارئین محترم کے لیے وضاحت کیجیے؟ ٥٤

۷۳:خدا کے صاحب اولاد نہ ہونے پر آپ کے پاس کیا دلیل ہے؟. ٥٤

۷٤:آپ کی نظر میں کیا یہ احتمال بھی دیا جا سکتا ہے کہ ممکن ہے خدا وند صاحب اولاد ہو؟مہربانی کر کے خالق اور مولد کے در میان فرق کو واضح کیجیے؟ ٥٥

۷٥:مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ قرآن کریم میں خدا کی کس طرح سے تعریف کی گئی ہے؟ ٥٦

۷٦:مہربانی کر کے آیت "فذرھم یخوضوا..."کی قارئین کے لیے شرح کریں؟ ٥٦

۷۷:یہ جو کہا جاتا ہے کہ فرشتے خدا کی اولاد ہیں یہ کہاں سے آیا ہے؟ ٥٧

۷۸:آپ کی نظر میں فرشتوں کو خدا کی اولاد سمجھنے کی کیا وجہ تھی؟.. ٥٧

۷۹:مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ اسلامی ذرایع کے مطابق خدا کا انسان سے رابطہ ہونا اور نزدیک ہونا کیسے بیان کیا گیا ہے؟ .. ٥٨

۸۰:آیت"تبارک الذی..."میں کلمہ تبارک کی وضاحت کیجیے؟ ... ٥٩

٨١:مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ سورہء زخرف کی آیت نمبر ٨۶ سے لے کر سورہ کے آخر تک کس موضوع پر بات ہوئی ہے؟...... ٥٩

٨٢:شفاعت چاہنے کے بارے میں مختصر وضاحت کیجیے؟ ... ٦٠

٨٣:مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ سورہ زخرف کی آخری آیات مبارکہ میں خداوند متعال شفاعت کے مالک کسے یا کن لوگوں کو قرار دیتا ہے؟ ٦١

٨٤:آیا کہا جا سکتاہے کہ آیہ"ولا یملک..."بتوں کی شفاعت کے باطل ہونے پر دلیل ہے اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ٦١

٨٥:مہربانی کرکے یہ بتائیے کہ قرآن کریم نے شفاعت کے لیے کیا شرائط ذکر کیے ہیں؟................................ ٦٢

٨٦:یہ بتائیے کہ قرآن کریم شفاعت کو کن لوگوں کے شامل حال قرار دیتا ہے؟.. ٦٣

٨٧:مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ کیا شفاعت ان لوگوں کے شامل حال بھی ہو گی جو لوگ پیغمبراکرم کی نبوت اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی ولایت کے قائل نہیں ہیں؟....................... ٦٣

٨٨۔پہلے زمانہ میں شفاعت کیا تصور تھا؟ ٦٤

٨٩۔کچھ لوگ دنیاوی اسباب کے عمل دخل سے انکار کرتے ہیں، آپ کا اس سلسلہ میں کیا نظریہ ہے؟.............................. ٦٤

٩٠۔ہر شے مشیت الٰہی کی پابند ہے، اس کی کچھ وضاحت کیجئے؟ ٦٥

٩١۔لفظ "انشاء اللہ"جسے مسلمان استعمال کرتے رہتے ہیں کی کچھ وضاحت فرمائیے ؟ ٦٥

٩٢-آپ کے خیال میں کیا دنیا میں کوئی ایسا امر ہے جو قطعی طور پر جبراًاورحتماًانجام پائے؟.. ٦٦

٩٣-براہ کرم دنیا میں رونما ہونے والے واقعات سے متعلق مجبرہ اور مفوضہ کے نظریہ کی وضاحت فرما دیجئے؟ ٦٦

٩٤-'امر بین الامرین' کاکیا مطلب ہے؟ اس کا مفہوم واضح کیجئے؟ ٦٧

٩٥-وضاحت فرمائیے کہ شفاعت کے سلسلہ میں اِس وقت کس بات کا زیادہ چرچا ہے؟ ٦٨

٩٦-آیہ 'فیھایفرق کل امر حکیم' میں جو کلمہ 'امر'آیا ہے بعض کا کہنا ہے کہ اس سے مراد احکام وفرامین الٰہی ہیں ۔کیا آپ بھی اس نظریہ کو تسلیم کرتے ہیں؟.. ٦٨

٩٧-آیہ 'فیھا یفرق کل امر حکیم' کی قدرے وضاحت فرمائیے؟ ... ٦٩

٩٨-کلمہ 'فرق' کا مطلب اور مفہوم واضح کیجئے؟ ٧٠

٩٩-اگر ممکن ہو تو آیہ 'فیھا یفرق کل امرحکیم' اور یہ کہ ہر شے آسمان سے نازل ہوئی ہے کی مثال سے وضاحت کیجئے؟ ایک شے نازل ہوکر مختلف چیزوں میں بدل جاتی ہے اس کا کیا مفہوم ہے؟ ٧٠

١٠٠-براہ کرم آیہ 'انہ ھوالسمیع العلیم' سے متعلق کچھ وضاحت فرمائیے؟.. ٧١

١٠١-الوہیت مطلقہ الٰہی کا کیا مطلب ہے؟.................. ٧٢

١٠٢-خدا کی صفات'یحیی ویمیت' کی کچھ وضاحت کیجئے؟ ٧٢

١٠٣-خدا کی جانب سےحق کے متلاشی انسان کی رہنمائی کاذمہ لینا اس کی کون سی شأن کا حصہ ہے؟........................ ٧٣

۱۰٤۔آیہ 'فارتقب یوم یأتی ---' میں قرآن کریم کیا کہنا چاہتا ہے اس سلسلہ میں مفسرین کی رائے پر روشنی ڈالئے؟ ۷۳

۱۰۵۔آپ کے خیال میں اشراط الساعہ کے معنی کیا ہیں اور یہ درواقع کس کیفیت کی جانب اشارہ ہے؟ ۷٤

۱۰٦۔آپ کے بقول اشراط الساعہ کا تعلق دنیا سے ہے اس کی کیا دلیل ہے؟ ۷٤

۱۰۷۔قریش ایک ہی وقت میں سرکاردوعالم کو معلّم بھی کہتے تھے اور مجنون بھی اس کی کچھ وضاحت کیجئے؟ ۷۵

۱۰۸۔براہ کرام'دخان مبین' کے بارے میں مفسرین کے آراء پر روشنی ڈالئے؟ ۷۵

۱۰۹۔آپ کے خیال میں سورۂ دخان کی آیت نمبر ۳۸سے ۴۲تک کس چیز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟ ۷٦

۱۱۰۔ براہ کرم وضاحت کیجئے کہ کیا خدا نے دنیا کو اس لئے بنایا ہے تاکہ بعد میں اسے نابود کردے یا خلقت کائنات کا کوئی اور مقصد بھی ہے؟ ۷٦

سوالات ۷۸

پیش لفظ

قرآن ہم مسلمانوں کی آسمانی کتاب ہےکہ جس میں احکام وقوانین الہی بذریعہ وحی پیغمبر اکرم کے اوپر نازل ہوئے ہیں۔

ہم خدا وند متعال کا شکرادا کرتے ہیں کہ اس نےقرآن کریم اور اپنے رسول کے ذریعہ اپنے بندوں کی ہدایت کی تاکہ وہ پرہیز گاری اختیارکر سکیں ۔

قرآن کریم کے عظیم معانی اور مفاہیم اس طرح سےایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں جیسے معرفت اور حلاوت کا مرقع ہو۔

قرآن کریم ہمیں زندگی کا اصلی مقصد بتلاتا ہے اور کفار اور منافقین کو کفر اور نفاق سے روکتا ہے۔

ایک اہم مسئلہ کہ جس کی طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے وہ قرآن کریم کا آسان ترجمہ اور تفسیر ہے تا کہ جن لوگوں کو عربی زبان پر عبور حاصل نہیں ہےوہ بھی بہتر طریقہ سے قرآن کریم سے مستفید ہو سکیں۔

قرآن کریم ایسا نور ہےجو انسان کے دل کو منور کرتا اور اس کو جہالت اور نادانیوں کی تاریکیوں سے نجات دلاتا ہے،اسی طرح عقل کو پروان چڑھاتا ہے اور حق و باطل کی پہچان کا سبب بنتا ہے ۔

قرآن کریم وہ تنہا آسمانی کتاب ہے جس میں تحریف نہیں ہوئی ہے اور کوئی بھی اس میں ذرہ برابر ردوبدل نہیں کر سکا ہے ۔

قرآن کریم نے انبیاء کی کہانیوں کو اور گذشتہ قوموں کے حالات کو ذکر کیا ہے تا کہ ہم اس سے عبرت حاصل کر سکیں۔

اگر کوئی تزکیہ نفس کرنا چاہتا ہے ، اگر کوئی حقیقی معنوں میں عبادت کرنا چاہتا ہے اور اخلاقی کمالات سے اپنے آپ کو آراستہ کر نا چاہتا ہے تو وہ قرآن کے احکام پر عمل کرے۔ قرآن میں سب کچھ موجود ہے اور ایسا کر کے اس نے ہر میدان میں عدالت کا ثبوت دیا ہے۔

جن معاشروں میں اس الہی کتاب کی طرف کم توجہ ہوتی ہے یا بالکل توجہ نہیں ہوتی ان میں بے حیائی تمام حدوں کو پار کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے ، قرآن مجید سے دوری ہی ہمیشہ قوموں کی پسماندگی کا سبب بنتی آئی ہے اور آج بھی ہے۔

قرآن کریم نے انسان کے لیے عظیم مقاصد مد نظر رکھے ہیں اگر اس کے قوانین پر عمل ہو تو یقینا انسان ان مقاصد تک پہنچ جا ئے گا۔

امام محمد باقر فرماتے ہیں :قرآن کریم کو بہترین طریقہ سے سیکھواس لیے کہ یہ بہترین کتاب ہے ،اس کی آیات

میں غور وفکر کرو اس لیے کہ دلوں کی بہار ہے ،اس کے نور سے سلامتی چاہواس لیے کہ سینوں کو سلامت رکھنے والا ہے، اس کی بہترین طریقہ سے تلاوت کرواس لیے کہ اس میں نہایت اچھی اور لطف اندوز کہانیاں ہیں۔

مختصر یہ کہ اسلام اور ایمان قرآن میں خلاصہ ہو جاتے ہیں، اگر کوئی یہ دعوی کرتا ہے کہ وہ دین اسلا م پر ایمان رکھتا ہے تو وہ قرآن پڑھے اور زندگی کے قدم قدم پر اس کے قوانین کو عملی جامہ پہنائے۔

ہم نے اس کتاب میں قرآن کریم سے متعلق کچھ مسائل کا ذکر کیا ہے اور اپنے سوالات حضرت آیت اللہ مطہری(طاب ثرہ)سے پوچھے ہیں۔

ان سوالوں کے جوابات آیت اللہ مطہری(طاب ثرہ)کی کتاب" آشنائی با قرآن[1]" کی دوسری جلد سے کیے گئے ہیں۔

---

[1] ۔فارسی نام، قرآن سے واقفیت

۱۔مہربانی کر کےیہ بتائیے کہ آیت "ھل ینظرون "کا جامع موضوع کیا ہے؟

جواب: یہ آیت مأ یوسی کو بیان کرتی ہے، ان(قریش) کے بارے میں ارشاد ہے"ھل ینظرون الا السا عۃ ان تأتیھم بغتۃ وھم لا یشعرون"ینظرون یہاں ینظرون کے معنی میں ہے، نظر کے معنی صرف دیکھنے کے نہیں بلکہ مہلت کے بھی ہیں۔ ھل ینظرون یعنی کیا وہ انتظار کرتے ہیں؟کیا وہ موت اور قیامت کے علاوہ بھی کسی چیز کے منتظر ہیں؟یعنی کوئی ایسی چیز نہیں بچی ہےجو ان سے بتائی نہ جاچکی ہو ، اب ان سے کوئی امید نہیں ہے۔

۲۔ آیت " ان کان " کا جامع مفہوم کیا ہے؟

جواب:" وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ "یہ آیت قرض دینے والے اور مقروض کے بارے میں ہے کہ اگر مقروض تنگدستی کے عالم میں ہےاور قرض کی ادائیگی اس کے لیے مشکل ہے تو قرض دینے والے کو چاہیےکہ اس کو اس وقت تک مہلت دے جب تک اس کی تنگدستی دور ہوتی اور وہ قرض ادا کرنے پر قادر ہوتااس وقت کہ جب وہ سختی میں ہے اس پر دباؤ نہ ڈالے۔

۳۔ دوران جاہلیت میں قریش کا طرز زندگی کیا تھا؟

جواب: وہ ایک گروہ کی شکل میں تھے یا آج کی اصطلاح میں ایک طبقہ تھا اور اس کی وجہ سے ان میں زبردست

اتحاد پایا جاتا تھا اور ایک دوسرے کی بہت زیادہ مدد کرتے تھے، دوران جاہلیت میں قریش قبائلی طرز پر زندگی بسر کرتے تھے اور ابن خلدون کے نظریے کے مطابق قبائلی زندگی میں تعصب حاکم ہوتا ہے۔

آج کہا جاتا ہے کہ قبائلی زندگی میں وہی قبائلی روح اور قبائلی تعصب ہی ہے جو افراد کو مکمل طور پر ایک دوسرے سے منسلک کیے رہتا ہے اور یہی تعصب ہی ایک طرف سے ان کے نظام کو چلاتا ہےاور بہت ساری مشکلات کو حل کرتا ہےاور اسی کے ذریعہ سے اخلاق اور کچھ آداب و رسوم وجود میں آتے ہیں بہر حال یہ ایک طرح سے معاشرہ تشکیل دیتا ہے۔

٤: مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ مہذب ہونے اور دین کی ضرورت کے درمیان کیا رابطہ ہے؟

جواب:برعکس ان لوگوں کے کہ جو یہ سوچتے ہیں کہ جتنی جتنی تہذیب آگے بڑھتی جاتی ہے دین کی ضرورت کم ہوتی جاتی ہے، معاملہ الٹا ہے بلکہ جتنی تہذیب ترقی کرتی جاتی ہے چونکہ تعصب اور وہ چیزیں جو افراد کو خاندانی ، قومی اور قبائلی روح کے طور پر ایک دوسرے سے جوڑتی تھیں کمزور ہوتی جاتی ہیں اور انسان تنہائی کی طرف جانا شروع ہو جاتا ہےیعنی دوسرے افراد کے تیئں اس کافطری اور احساساتی لگاؤ کم ہو نے لگتا ہے اور یہ ایک محسوس کرنے والی چیز ہے۔

۵.کیا دورجاہلیت کے تعصب کی جگہ آج کےزمانے میں کسی اسی طرح کی کسی چیز کی ضرورت ہے؟

جواب:انسان معاشرتی روابط کا محتاج ہے اور آج یہ ثابت ہو چکا ہے کہ کوئی ایسی چیز ہونی چاہیے جو اس قبائلی تعصب کی جگہ لے سکے لیکن ایسی کوئی چیز ہے نہیں لہذا ایک ایسے عامل کی ضرورت ہے جو افراد کو دانستہ طور پر ایک دوسرے سے جوڑے یعنی زندگی بسر کرنے کا ایک فلسفہ ہونا چاہیے وہ بھی ایسا فلسفہ کہ جس پر لوگ اعتقاد رکھتے ہوں اسلیے کہ اگر اعتقاد اور احساس نہ ہو تو فلسفہ کچھ نہیں کر سکتا۔

٦:ایسا کیوں کہا جاتا ہے کہ آج انسان ایک ایمان اور ایک نصب العین کا محتاج ہے؟

جواب:فلسفہ صرف فکر ہے اور فکر انسان کے اختیار میں ہے یعنی انسان کے میلان کی تابع ہے، علم ایک روشنی ہے ، اصل یہ ہے کہ انسان کیا چاہتا ہے اور اس روشنی سے کہاں جانا چاہتا ہے وگر نہ تنہا علم کچھ بھی نہیں کر سکتا،آج جو کہا جاتا ہے کہ انسان ایک ایمان ، ایک نصب العین اور ایک نصب العین کو وجود میں لانے والے فلسفہ کا محتاج ہے اس کا یہی مطلب ہےاور یہیں سے دین کا عظیم کردار واضح ہو تا ہےاور یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ آج انسان کو ایک ایسی چیز کی ضرورت ہے کہ جو اس کے لیے روح کا کام کرے اور انسانوں کوایک دوسرے سے جوڑے اور یہ

بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ انسان کو محبت ،دوستی اور ایک دوسرے کی تقدیر سے دلچسپی ہے۔

٧ : قریش کے قبیلہ کی شاخوں کے باررے میں مختصر وضاحت فرمائیے؟

جواب: قریش خود ایک بہت بڑا قبیلہ تھا اور اس کی مختلف شاخیں تھیں جیسے بنی ہاشم،بنی امیہ، بنی زہرہ، بنی عدی ، بنی تمیم، بنی مخزوم وغیرہ کہ ان میں سے کچھ جیسے بنی ہاشم ،بنی امیہ ، بنی مخزوم اور بنی زہرہ قوی اور مستحکم شاخیں تھیں اور کچھ دوسرے جیسے بنی عدی کہ عمر کا تعلق اسی شاخ سے تھا اور بنی تمیم کہ ابوبکر اسی میں سے تھے ان کا شمار کمزور اور چھوٹے قبیلوں میں ہوتا تھااور یہ قریش کے ما تحت تھے اسی لیے جب کسی کی تحقیر کر مقصود ہوتی تھی تو اس سے کہا جاتا تھا کہ تم بنی عدی یا بنی تمیم سے ہو۔

٨ : قریش کے اس طبقہ سے کیا مراد ہے کہ جس کی قرآن کریم میں بہت تاکید ہوئی ہے؟

جواب: قریش کا ایک طبقہ تھا کہ جس میں بنی ہاشم ، بنی مخزوم اور دوسرے قبیلوں کے کچھ افراد تھے کہ جن کہ درمیان شدید طبقاتی وابستگی تھی ، قرآن کریم نے بھی اسی طبقاتی وابستگی پر زور دیا ہے نہ ان کی قبائلی وابستگی پر ، حتی قرآن کریم میں قبیلہ قریش کی وابستگی کے بارے میں

ایک کلمہ بھی نہیں آیا ہے ، بنی ہاشم یا کسی اور قبیلہ کا نام تک ذکر نہیں ہوا ہے لیکن "ملأ قریش " کا نام آیا ہے۔

۹ : یہ جو قرآن کریم میں آیا ہے کہ قیامت کے دن دوست آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب:" ھل ینظرون الا ّ الساعۃ ان تأ تیھم بغتۃ وھم لا یشعرون" (موت کے علاوہ کچھ بھی ان کو ملنے والا نہیں ہے) اس حد تک ان کو پھٹکارنے کے بعد ارشاد ہوتا ہے " الا خلأ یومئذ بعضھم لبعض عدو الا المتقین" (سوائے پرہیز گاروں کے تمام دوسے قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے) قرآن کریم یہ بتانا چاہتا ہے کہ یہ لوگ جو دنیا میں پیغمبر کے خلاف ایک دوسرے کے دوست اور متحد ہیں پیغمبر کے خلاف ان کی دوستی اور اتحاد کی بنیاد انے کے ذاتی مقاصد ہیں نہ انسانیت ۔

۱۰: سورہ زخرف کی آیت " الا خلاّ ... " کے بارے میں مختصر وضاحت فرمائیے؟

جواب: خود یہ آیت" الا خلأ یومئذ بعضھم لبعض عدو الا المتقین"ایک کلی قاعدہ ہے ۔

جب بھی دو یا چند آدمی آپس میں دوست بنتے ہیں ان کے درمیان ایک مشترک چیز ہوتی ہے جو ان کو آپس میں ہم پیالہ و ہم نوالہ بناتی ہے ، ممکن نہیں ہے دو ایسے لوگ آپس

میں دوست ہو جائیں کہ جن کے درمیان کسی طرح کی کوئی سنخیت نہ پائی جاتی ہو، ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ دو ایسے لوگ آپس میں دوست ہو جائیں جو ایک دوسرے کو کوئی بھی فایدہ نہ پہنچا سکتے ہوں یا ایک دوسرے کے نفع و نقصان میں شریک نہ ہو سکتے ہوں۔

۱۱: مادی بنیاد پر جو دوستیاں کی جاتی ہیں وہ کہاں ک باقی رہتی ہیں؟

جواب: دوستی کی ایک بنیاد ہوتی ہے ایک دلیل ہوتی ہے ، حکماء کا کہناہے معلول علت کے تابع ہوتا ہے جب تک علت رہتی ہے معلول بھی رہتا ہے جب علت ختم ہو جاتی ہے معلول بھی ختم ہو جاتا ہے ، جو دوستیاں مادی بنیادوں پر وجود میں آتی ہیں وہ اسی وقت تک باقی رہتی ہیں جب تک جب تک مادی فوائد موجود رہتے ہیں اور جب یہ فوائد ختم ہو جاتے ہیں تو دوستیاں بھی ختم ہو جاتی ہیں خاص طور پت جب حقائق سامنے آتے ہیں تو یہی دوستیاں دشمنیوں میں بدل جاتی ہیں۔

۱۲ : وہ کیسی دوستی ہے جو آخرت میں بھی قائم ودائم رہے گی؟

جواب: اگر دو آدمی مادی بنیادوں کے بجائے معنوی بنیادوں پر ،توحید ،بندگی خدا، ایمان اور عقیدہ کی بنیاد پر دنیا میں ایک دوسرے سے دوستی کریں تو قیامت میں بھی نہ صرف

یہ کہ یہ دوستی باقی رہے گی بلکہ اور زیادہ مستحکم ہو جائے گی کیوں کہ علت باقی ہے اور جب تک علت باقی رہے گی معلول باقی رہے گا ،وہاں پر ان کی نگاہ مستحکم اور قوی ہو جائے گی اس لیے کہ ان کا ایمان مشاہدہ میں تبدیل ہو جائے گا،ظاہر ہے جو دوستی خدائی ،صحیح عقیدہ اور صحیح اور واقعی ایمان کی بنیاد پر ہو گی وہ باقی رہے گی۔

۱۳: جنت میں جانے والوں کی ایک لذت یہ ہوگی کہ وہ وہاں آپسی دوستی اور بھائی چارے کےک ساتھ رہیں گے مہربانی کر کے اس کے بارے میں وضاحت کیجیے۔

جواب:جو لوگ ایمان ، خدا اور حق و حقیقت کی خاطر ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں ان کی دوستی قیامت میں بھی باقی رہے گی بلکہ وہاں پر دنیا سے زیادہ گہری ہو گی ،قرآن کریم میں اہل جنت کی لذتوں میں اس کا ذکر ہوا ہے کہ وہ لوگ بھائی چارے کے ساتھ رہیں گے،"ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرد متقابلین"(جتنی بھی کدورتیں اور کینے ہیں ہم نے ان کے دل سے نکال دی ہیں ، وہ بھائیوں کی طرح نہایت ہی پر خلوص اور خوشگوار ماحول میں ایک دوسرے کے پاس بیٹھیں گےاور لطف اندوز ہوں گے۔

۱٤ : مہربانی کرکے" خدا کے لیے بھائی چارے"کے مطلب کو قارئین کے لیے واضح کریں۔

جواب:قرآن کریم خدائی بھائی چارگی اور خدائی دوستی کے مسئلے کو بہت اہمیت دیتا ہے، قرآن اس بات کا قائل نہیں ہے کہ خدا کو ماننے والا انسان تنہا زندگی بسر کرےاور یہ کہے کہ میں ہوں اور میرا خدا اور مجھے کسی سے کوئی مطلب نہیں بلکہ قرآن یہ کہتا ہےکہ تم ،تمہارا خدا اور ہر وہ انسان کہ جو تمہارے خداکا بندہ ہےاس سے محبت کرو ،اگر انسان خدا کے لیے خدا کے بندوں سے محبت نہ کرے تو یہ اس کا عیب ہے۔

۱۵ :یہ بتائیے کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک دوستی کو عین توحید سمجھا جائے؟

جواب:ایک مرتبہ انسان خدا کے بنائے ہوئے معیار سے ہٹ کرکسی سے دوستی کرتا ہے،یہ دوستی خدائی دوستی سے ٹکراتی ہے اور ایک طرح کا شرک ہے لیکن خدا کے لیے دوسروں سےدوستی کرنا عین توحید ہے ۔

مسبحات سوروں (وہ سورے جو سبّح یا یسبّح سے شروع ہوتے ہیں)میں سےایک سورے میں اور قنوت میں پڑھی جانے والی دعاؤں میں سے ایک دعا میں آیا ہے، مؤمنین کہتے ہیں"ربّنا اغفرلنا ولاخوانناالذین سبقونا بالا ایمان"پروردگارا!ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو ایمان میں ہم

سے پیشی لے گئے ہیں بخش دے، اپنی مغفرت اور رحمت ان کے بھی شامل حال قرار دے۔

١٦: مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ ہمارے دینی احکام میں تین دن سے زیادہ دل میں کدورت نہ رکھنے کی بہت تاکید کی گئی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: کتنی بری بات ہے کہ انسان ایک ایسے آدمی سے جو واقعا مؤمن اور ایمان دار ہے اپنے دل میں کینہ ، حسد اور ناراضگی رکھے یہی وجہ ہے کہ ہمارے دینی احکام میں ہےکہ اگر دو مومنین کے دل میں ایک دوسرے کے سلسلے میں کدورت پیدا ہو گئی ہے تویہ کدورت تین دن سے زیادہ باقی نہیں رہنا چاہیے۔(مدت معین کرنے کی وجہ یہ ہے کہ شروع میں ان کے اندر غصہ ہوتا ہے) تین دن کے بعد دونوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ جتنا جلدی ممکن ہو سکے اس کینہ اور ناراضگی کو دور کریں۔

١٧: یہ بتائیے کہ خدا کی خشنودی کے لیے اخّوت اور بھائی چارگی کے سلسلے میں کیا احکام ہم تک پہنچے ہیں ؟

جواب: اس سلسلے میں ہمارے پاس بہت سارے احکام موجود ہیں،کافی میں ایک حدیث ہے کہ پیغمبر اکرم نے اصحاب سے فرمایاکہ ایمان کے ہتھوں میں سے کون ساہتھا سب سے زیادہ مظبوط ہے؟ایک نے کہا : نماز ، دوسرے

نےکہا: روزہ، تیسرے نے کہا :حج ،چوتھے نے کہا:جہاد ، پانچھویں نے کہا : زکات، آپ نے فرمایا:خدا کے لیے کسی سے دوستی یا دشمنی کرنا ایمان کے مظبوط ترین ہتھوں میں سے ایک ہتھا ہے۔

۱۸: امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنی نظر میں اپنےدوست کی عظمت کاسبب کیابیان کیا ہے؟

جواب:امیر المؤمنین علیہ السلام نہج البلاغہ کے کلمات قصار میں فرماتے ہیں:"کان لی فی ما مضی اخ فی اللہ"گذشتہ دور میں میرا ایک بھائی تھا "اخ فی اللہ" کا مطلب نصب کے اعتبار سے بھائی نہیں ہےبلکہ وہ ایسا بھائی تھا کہ ہم لوگ خدا کے لیے ایک دوسرے کے دوست تھے"وکان یعظمہ فی عینی صغر الدنیا فی عینہ"ایک چیز نے اس کو میری نظروں میں بہت عظیم بنا دیا تھا وہ چیز اس کی نظروں میں دنیا کا پست ہونا تھا اور یہ بہت بڑی چیز ہے اس لیے کہ جب تک انسان خود عظیم نہیں ہوتا دنیا اس کی نظروں میں حقیر نہیں ہوتی۔

۱۹: مہربانی کر کے لفظ "خلیل"کی جو کبھی کبھی دوست کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے وضاحت کیجیے۔

جواب:بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ دوست کو خلیل اس لیے کہا جاتا ہے کہ خلیل ،خلت کے مادّہ سے ہےاور خلت یعنی ضرورت اور دوست کو اس لیے خلیل کہتے ہیں کہ وہ

دوست کی حاجتوں کو پورا کرتا ہےاورضرورت کے وقت اس کے کام آتاہے یعنی دوستی کی شرائط اور آداب میں سے ایک شرط کے اعتبار سے اسے خلیل کہا جاتا ہے لیکن میرے خیال میں جیسا کہ بعض عرفا حضرات کا بھی کہنا ہے اس کلمہ کی اصل یہ نہیں ہے بلکہ یہ تخلل کے مادّہ سے ہےاور تخلل یعنی ملاوٹ اور ایک ہونا۔

۲۰: یہ بتائیے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے دوستی کی کیا شرائط بیان کی ہیں؟

جواب:امیر المؤمنین علیہ السلام دوستی کی شرائط کے بارے میں فرماتے ہیں:اگر کسی کے اندر ایک نیک خصلت ہو گی اور بقیہ نہیں ہوں گی تو میں برداشت کر لوں گا کہ اس نیک خصلت کی خاطر اس سے دوستی کر لوں لیکن دو چیزیں ایسی ہیں جو دوستی کی رکن ہیں اگر کسی کے اندر یہ دو رکن پائے جاتے ہوں اور کوئی دوسری نیک خصلت نہ پائی جاتی ہو توبھی میرے لیے کافی ہے لیکن اگر کسی کے اندر یہ دو خصلتیں نہ پائی جاتی ہوں تو وہ قابل تحمل نہیں ہے اور دوستی کے قابل نہیں ہے اور وہ دو خصلتیں کہ جن کا نہ ہونا ناقابل تحمل ہے ایک عقل ہےاور دسری دین۔

وہ چیز جو میری نظر میں دوستی میں قابل بخشش نہیں ہے ایک فقدان عقل اور دوسری فقدان دین ہے۔

٢١: یہ بتائیے کہ حضرت علی علیہ السلام نے کن لوگوں کو کمزور ترین افراد کے نام سے یاد کیا ہے؟

جواب: امیرالمؤمنین علیہ السلام نہج البلاغہ میں اشاد فرماے ہیں :کمزور ترین آدمی وہ ہے کہ جو اپنے لیے دوست نہ تلاش کر سکےاور اس سے بھی کمزور وہ آدمی ہے جو دوست کو پانے کے بعد اسے کھو دے،جب تمہیں کوئی دوست مل جائے تو کوشش کروکہ وہ کھو نہ جائے، ہمارے ہاں بہت سارے احکام ہیں کہ اپنوے حقیقی اور دوستی کے لائق دوستوں سے کیسا برتاؤ کیا جائےاور سب احکام اس لیے ہیں تاکہ دوستی باقی رہے۔

٢٢:مہربانی کر کے مختلف دوستیوں کے بارے میں ہمارے آئمہ کا نظریہ بیان کیجیے۔

جواب:امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:اس آدمی سے ڈرو کہ جوتم سے کسی لالچ یا خوف و ڈر کی خاطر تم سے دوستی یا بھائی چارہ رکھتا ہے،کبھی خوف کا باعث ،دوستی کا سبب بنتا ہے اور افراد اپنے مشترک دشمن کی خاطر ایک دوسرے سے ہاتھ ملا تے ہیں اور دوستی کرتے ہیں،ان لوگوں سے دوستی نہ کروجو پیٹ کی خاطر انسان سے دوستی کرتے ہیں،لیکن پاک اور پرہیز گار لوگوں کی تلاش میں نکل جاؤ اور ان کو ڈھونڈو چاہے تمہیں زمین کے ایک تاریک گوشہ میں ہی کیوں نہ جانا پڑے ان کو گوشوں اور کناروں میں تلاش کرو۔

۲۳: مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ اسلا م نےہمیں دوستی کے سلسلے میں حکم دیا ہے؟

جواب:اسلام میں اس سلسلے میں بہت سارے احکام بیان کیے ہیں اور سب اس لیے ہیں کہ اسلام چاہتا ہے کہ جو دوستیاں الہی بنیادوں پر قائم ہوتی ہیں وہ ہر حالت میں باقی رہنا چاہیے،لوگوں سے کٹ کر رہنا خاص طور پر اچھے لوگوں سے کٹ کر رہنا اسلام کی نظر میں اچھا کام نہیں ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:"مودّۃ یوم میلۃ"یعنی ایک دن کی دوستی فقط ایک میلان ہے ۔"و مودّۃ شھر قرابۃ"ایک مہینہ کی دوستی قوم اور رشتہ داری ہے۔" ومودّ ۃ سنہ رحم ماسۃ"اور ایک سال کی دوستی ایک رحم ہے جو ایک دوسرے سے منسلک کرتا ہے اور ایک قریبی رشتہ داری ہے کہ جس سے روابط ختم کرنا قطع رحم کے حکم میں شامل ہے۔

۲٤:مہربانی کر کے آیت"الاخلاء..." کے بارے میں ایک جامع وضاحت کیجیے۔

جواب:یہ آیت"الا خلأ یومئذ بعضھم لبعض عدو الا المتقین"جہاں دنیوی دوستیوں اور بھائی چاروں کی طرف مستثنی منہ میں اشارہ کرتی ہے وہیں مستثنی میں ایک طرح کی حوصلہ افزائی کرتی ہے ان دوستیوں کے لیےکہ جن کی بنیاد پاکیزگی اور تقوی ہوتی ہے۔

ارشاد ہوتا ہے "یا عباد لا خوف علیکم الیوم ولاانتم تحزنون"قیامت کے دن خدا کی طرف سے متقین سے خطاب ہو گاکہ اے میرے بندو ،نہ تمہیں کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی تم لوگ کبھی غمگین ہو گے۔

۲۵:یہ بتائیے کہ خوف و حزن میں کیا فرق ہے؟

جواب:خوف و حزن کے درمیان فرق ہے ،پریشانی اور شک وتردید کے لیے استعمال ہوتا ہےاور آیندہ آنے والی احتمالی مصیبت کے بارے میں خوف استعمال ہوتا ہے اور یقینی مصیبت کے لیے چاہے وہ موجودہ زمانے میں ہو یا آیندہزمانے میں اگر یقینی ہے تو انسان اس میں انسان حزن وملال میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اس بنا پر انسان کی دو حالتیں ہیں ، ایک حالت احتمالی خطرات کی وجہ سے اس پر طاری ہوتی ہے اسے خوف کہتے ہیں،اور دوسری حالت موجودہ پریشانیوں کی وجہ سے یا یقینی طور پر آیندہ پیش آنے والی پریشانیوں کی وجہ سے اس کی ہوتی ہے اسے حزن کہتے ہیں۔

۲٦:یہ بتائیے کہ قرآن کریم اور احادیث کی نظر میں روح اسلام کیا چیز ہے ؟

جواب:قرآن کریم کے معارف میں سے ایک چیز کہ جس پر خود قرآن میں تکیہ کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں بہت ساری احادیث بھی وارد ہوئی ہیں کہ روح اسلام تسلیم ہونا

ہے البتہ اس سے مراد جسم کا تسلیم ہونا نہیں ہے یہاں تک کہ عقل کا تسلیم ہونابھی مراد نہیں ہے یعنی عقل کا تسلیم ہو نا ضروری ہے لیکن کافی نہیں ہےاس لیے کہ عقل کا تسلیم ہونا یعنی انسان سوچ سمجھ کر کسی چیز کو قبول کرے، جب انسان کے لیے دلیل کے ساتھ ایک مطلب ثابت ہو جاتا ہے تو عقل اس کو مان لیتی ہے۔

۲۷: آپ کی نظر میں معاد کیسی ہو گی ؟ جسمانی ہو گی یا روحانی؟

جواب:دونوں طرح کی یعنی جسمانی لذتیں اور مسرتیں بھی اور روحانی لذتیں اور مسرتیں بھی۔

اسلام ی تعلیمات کی روشنی میں اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اسلام میں جس معاد کا تصور ہےوہ جسمانی بھی ہے اور روحانی بھی البتہ یہ جو ہم عرض کرتے ہیں کہ جسمانی ہے یعنی وہ چیز جو ہم قرآن کریم سے استنباط کرتے ہیں کہ وہاں پر صرف روح نہیں ہے کہ جتنی بھی لذتیں ہیں صرف روحانی ہی ہیں اور جتنے بھی دراور تکلیفیں ہیں وہ بھی روح ہی سے مخصوص ہیں۔

۲۸:آپ کی نظر میں دنیا میں کتنی طرح کی لذتیں پائی جاتی ہیں

جواب: بے شک دنیا میں دو طرح کی لذتیں پائی جاتی ہیں، علم نفسیات بھی انسان کے لیے دوہی طرح کی لذتیں بتاتا

ہے(تکلیفیں بھی دو طرح کی ہیں)جسمانی لذتیں اور روحانی لذتیں کہ خود جسمانی لذت بھی درحقیقت روحی لذت ہی ہے اس لیے کہ اگر روح نہ ہو تولذت حاصل نہیں کر سکتا، جسمانی لذت سے مراد وہ لذت نہیں ہے کہ جو جسم حاصل کرتا ہےکیونکہ روح سے ہٹکر جسم مردہ اور بے جان ہے۔

۲۹:مہربانی کر کے جسمانی لذتوں کے مفہوم کی وضاحت کیجیے۔

جواب:جسمانی لذت یعنی وہ لذت کہ جو انسان کے جسم کے ذریعہ روح کو حاصل ہوتی ہےدوسرے لفظوں میں یوں کہا جائے کہ اعضاء کی لذتیں اعضاء کی لذتوں کی خاصیت یہ ہے کہ اول یہ کہ یہ ایک خاص عضو سے مخصوص ہوتی ہیں، دوسرے یہ کہ یہ باہری محرک سے مربوط ہوتی ہیں یعنی یہ باہری اور اندرونی عامل کی باہمی تاثیر کی وجہ سے وجود میں آتی ہیں۔

۳۰:مہربانی کر کے جسمی لذتوں اوردردوں اور روحی لذتوں اور دردوں کے درمیان فرق کی وضاحت کیجیے۔

جواب:جسمی لذت اور درد کو انسان ایک خاص عضو اور ایک خاص جگہ پر محسوس کرتا ہے لیکن روحی لذت اور درد کسی ایک خاص عضو یا کسی ایک جگہ سے مخصوص نہیں ہوتی ہےمثلا انسان کامیابی کا احساس کرے، فرض کیجیے ایک پہلوان میدان میں جاتا ہے اور کامیاب ہو کر

واپس آتاہےوہ لذت اور مسرت کا احساس کرتا ہے، اس کی اس لذت اور مسرت ک ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس وقت اس کے بدن کا کون سا حصہ لذت محصوص کر رہا ہے ؟ کیا اس کے بدن کی کوئی خاص جگہ یا کوئی معین نقطہ ہےکہ کہا جا سکے کہ وہاں لذت محصوص ہو رہی ہے۔

۳۱:یہ بتائیے کہ جن لوگوں کاعقیدہ ہے کہ آخرت میں صرف روحی عذاب ہو گا وہ اس کے لیے کون سی مثال لاتے ہیں؟

جواب:اس مسئلہ میں کہ آیا آخرت کا عذاب روحی ہے یا جسمی جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ صرف روحی ہے ان کا کہناہے کہ صرف وہی روحی امور میں سے ہے،لذت آخرت مثلا ان لذتوں میں سے ہے کہ جو انسان علم کے ذریعہ حاصل کرتا ہے کہ اس دنیا میں یہ لذتیں بہت تھوڑی ہیں اور وہاں پر کہ جہا ں بدن کے تمام پردے ہٹ جائیں گےبہت زیادہ قوی اور بدرجہ اتم موجود ہوں گی اسی طرح سے جیسے اس دنیا میں وہ افراد کہ جن کی عقل قوی ہے وہ سمجھنے سے جتنی لذت حاصل کر تے ہیں وہ جسم سے لذت حاصل کرنے والوں سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

۳۲: یہ بتائیے کہ پروردگار سے پردہ میں رہنے کی تکلیف قرآن کریم میں کیسے بیان کی گئی ہے؟

جواب:لذت جسمی کے مقابلے میں جتنی روحی جتنی قوی اور شدید ہو تی ہےیقینا روحی رنج و غم بھی جسمانی رنج و غم کے مقابلے میں اتنا ہی شدید ہوتا ہے"کلا انھم عن ربھم یومئذالمحجوبون"بات نہ کرو کہ وہ لوگ وہاں اپنے پروردگار سے پردہ میں ہیں، یہاں پر ان کو احساس نہیں ہوتا لیکن جب وہاں جائیں گےتو ان کو احساس ہو گا کہ پروردگار سے حجاب اورپردہ کی تکلیف ان کے لیے اس جسمانی جہنم کہ جس میں ان کے جسم کو پھینک دیا گیا ہے اور آگ میں ڈھکیل دیے گیے ہیں کہیں زیادہ اور شدید ہے۔

۳۳:یہ بتائیے کہ قرآن کریم میں جسمانی لذتوں اور تکلیفوں کا بھی ذکر ہوا ہے یا نہیں؟

جواب:ہم قرآن کی گفتگو سے اس بات کو سمجھتے ہیں کہ یقینا جسمانی لذتیں اور تکلیفیں ہوں گی اگرچہ درجات کے اعتبار سے قابل موازنہ نہیں ہیں یعنی ذایقہ کی لذت ، چکھنے کی لذت ،جنسی لذت اور اس طرح کی دوسری لذتیں کہ جن کو ہم جنسی لذتیں کہتے ہیں اس دنیا میں یقینا موجود ہوں گی،اور قرآن کریم کی صاف آیت ہے اورکوئی محرک بھی نہیں ہے کہ ہم ان کی تاویل کریں مثلا اگر یہاں پر ہےکہ سنہرے برتنوں میں اور جاموں میں مشروب دیا جائے گا تو

ہم یہ کہیں کہ ان سنہرے برتنوں اور جاموں سے مراد معنوی امور ہیں۔

۳٤: یہ بتائیے کہ فلاسفہ جیسے ابو علی سینا کا معاد کے بارے میں کیا نظریہ ہے؟

جواب:ابوعلی سینا کہ جو ایک حکیم اور فلسفی تھے عقل ،دلیل اور اپنے فلسفہ کے ذریعہ سے یہاں تک پہنچ چکے تھے کہ روحانی معاد یقینا موجود ہے کہ انسان جب مر جاتا ہےتو اس کے بعد دوبارہ اسے موت نہیں آتی اوربغیر کسی شک وشبہ کے انسان کی روح باقی رہتی ہےاور اس دوسری دنیا میں روحانی لذتیں اور تکلیفوں کا وجود ہے ، وہ کہتے ہیں یہاں تک فلسفہ اور علم کی دلیل کے ساتھ ہم نے درک کر لیا ہےاور اس کے بعد چونکہ صادق اور مصدق یعنی پیغمبر اکرم نے ہمیں خبر دی ہے کہ وہاں پر معاد جسمانی بھی ہے لہذا ہمارا اس پر ایمان ہےالبتہ ان کے بعد کچھ لوگ آئےہیں اور انھوں نے اس سے بڑھ کر دعویٰ کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ ہمارے پاس صادق و مصدق کے قول کی تصدیق کے لیے دلیل بھی موجود ہے۔

۳۵: مہربانی کر کے معاد کو ہمارے دینی عقائد کی رو سے بیان کریں؟

جواب:ہمارا عقیدہ ہے کہ معاد کا وجود ہے اور عالم معاد میں جسمانی لذتیں اور تکلیفیں بھی موجود ہوں گی اور روحانی

لذتیں اور تکلیفیں بھی موجود ہوں گی اور دونوں کی مثال (مثال عرض کریں گے چیونکہ رتبہ کے اعتبار سے قابل موازنہ نہیں ہیں)اسی دنیا میں اکثر و بیشتر ہم لوگ دیکھتے ہیں یعنی جسمانی لذتوں اور تکلیفوں کو بھی ہم نے اس دنیا میں درک کیا ہے اور اگر ہم نے نہیں درک کیا تو بھی ان افراد نےجو ایک مقام پر پہنچے ہوئے ہیں عظیم ترین روحانی لذتوں اور تکلیفوں کو بھی درک کیا ہے اور یہ دونوں عالم معاد میں اور جنت اور جہنم میں یقینا موجود ہیں فرق صف اتنا ہے کہ وہاں رتبہ کے اعتبار سےان میں شدت ہو گی۔

٣٦:مہربانی کر کہ انسان کے آخرت میں معاد تک پہنچنے کو دنیوی الفاظ میں بیان کیجیے۔

جواب:ہمیشہ دنیوی الفاظ اخروی معنی کو پہنچانے میں ناکام رہےہیں۔

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:"وکل شیء من الدنیا سماعہ اعظم من عیانہ وکل شیء من الاخرة عیانہ اعظم من سماعہ"دنیا میں انسان کسی چیز کے بارے میں سنتا ہے لیکن جب اسے دیکھتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ سنا ہوا دیکھنے سے زیادہ تھا لیکن آخرت میں اس کا الٹا ہے انسان جتنا بھی سنتا ہے لیکن جب دیکھے گا تو اسے معلوم ہو گا سنے ہوئے سے زیادہ دکھائی دے رہاہے،یعنی دنیا کے الفاظ میں آخرت کو نہیں بیان کیا جا سکتا۔

۳۷:یہ بتائیے کہ قیامت کے دن انسان کے لیے سب سے بڑی روحی لذت کیاہوگی؟

جواب:سب سے بڑی روحی لذت یہی ہو گی کہ ان سے خطاب ہو گاکہ تم لوگ ہمیشہ کے لیے یہاں پر ہو"وتلک الجنۃالتی اورثتموھابما کنتم تعلمون"جب ان کو سچے پروردگار کی طرف سے ہمیشہ رہنے کا اعلان سنایا جائے گاکہ یہ بشارت ایسی بشارت ہےکہ اگر اس کےبعد وہاں پر موت ہوتی تو ہر آدمی اس بشارت کو سنتے ہی مر جاتا۔

جب ان سے یہ کہا جا رہا ہو گا "و انتم فیھا خالدون"اس وقت اس کی وجہ اور دلیل بیان کی جائے گی کہ ہم نے قرعہ اندازی نہیں کی کہ تھوڑی دیر جنت میں لے آئیں اور تھوڑی دیر جہنم میں لے جائیں بلکہ یہ تمہاری تکلیفوں اور تمہاری دنیا کا صلہ ہے۔

۳۸: مہربانی کر کے انسان کے جنت کے وارث ہونے کے بارے میں قرآن کریم کا نظریہ بیان کیجیے۔

جواب:"تلک الجنۃالتی اورثتموھا"یہ وہی جنت ہے کہ جس کے تم وارث ہو اور اپنے اعمال کی وجہ سے اس کےوارث ہوئے ہو"بما کنتم تعلمون"ان کے اوپر تکیہ کیا جائے گا : یہ تمہارے اعمال ہیں،تم اپنے اعمال کے ذریعہ اس جنت کے وارث بنےہو،قرآن کریم میں کئی جگہوں پر ان الفاظ کا استعمال ہوا ہےجن میں سے سورہ مبارکہ مومنون "قد افلح المؤمنون"میں وراثت کی لفظ استعمال ہوئی ہے،ارشاد ہوتا

ہے :مومنین جنت فردوس کے وارث ہیں ،تم بہشت کے وارث ہو۔

٣٩:یہ بتائیے کہ قرآن کریم کی نظر میں آخر کار دنیا اور آخرت کا مالک کون ہے؟

جواب:یہ لفظ خود خدا وند متعال کے بارے میں ہے"انّا نحن نرث الارض ومن علیھا"در واقع دنیا اور آخرت میں تمام چیزوں کا اصلی مالک خدا ہے(یہ مسلّم ہے)یعنی خدا نے کبھی بھی کسی چیز کو اپی ملکیت سے خارج نہیں کیاہے،اگر دوسرے کو دیا ہے اور یہ حدیث توحید صدوق میں امیر المومنین علیہ السلام کے الفاظ ہیں کہ خدا نےمثلاطاقت ،قدرت،استطاعت کوافراد کی ملکیت میں دیا ہے لیکن اس ملکیت میں دینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس نے اپنی ملکیت سے خارج کر دیا ہےبلکہ اسی دوران وہ زیادہ مالک ہے۔

٤٠:مہربانی کر کے دنیا اور آخرت کے کم ترین فرق کو بیان کیجیے؟

جواب:ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا اور قیامت میں فرق ہے کم سے کم فرق یہ ہے کہ دنیا دار حجاب ہے یعنی خدا کی مالکیت ہمارے سامنے ظاہر نہیں ہے یعنی جس چیز کو ہم محسوس کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں یہ سب ظاہری اسباب ہیں نہ حقیقت حقیقت ہمیں دکھائی نہیں دیتی اگر اس دنیا میں بھی

کوئی حقیقت کو دیکھتا ہے تو اسے معلوم ہو جاتاہے کہ ہر چیزکا مالک خدا ہے لیکن جب ہم قیامت میں داخل ہوں گے وہ ہم دیکھیں گے کہ تمام ملکیّتیں ختم اور ضایع ہو چکی ہیں اور تمام چیزیں مالک اصلی کی طرف پلٹ گئی ہیںَ

٤١:آپ کی نظر میں وراثت کی لفظ جو خود خدا وند متعال کے لیے استعمال ہوئی ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب : یہ لفظ خدا وند متعال کے لیے استعمال ہوئی ہے اس کا مطلب حقیقت کا ظہور ہے ،اب اگر خدا کی طرف سے کچھ لوگ وہاں پر کچھ چیزوں کے مالک ہوں گے کہ ارشاد ہوتا ہے"وتلک الجنۃ التی اورثتموھا"تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا ان کا مالک ہے اور قیامت میں یہ لوگ ان چیزوں کے مالک ہوں گے یعنی حقیقی مالک ہوں گے خدا کی ملکیت کی وجہ سے پس در حقیقت اس طرح سے خطاب ہے :ہم کہ تمام چیزوں کے مالک ہیں تم بھی ان چیزوں کے مالک ہے بلکہ تمام چیزوں کے مالک ہو۔

٤٢:آپ کی نظر میں وہاں پر کیا تفسیر کی جائے گی جہاں خدا وند متعال نے جنت والوں کے لیے ملکیت کی لفظ استعمال کی ہے؟

جواب:جیسا کہ نقل ہوا ہے کہ خدا وند متعال کی طرف سے جنت والوں کے نام ایک خط آئے گا "من الحی القیوم الذی لا یموت الیٰ الحی القیوم الذی لا یموت"ہم حقیقی قیوم ہیں اور تم

بھی ہماری قیومیت کے ذریعہ یہاں پر قیوم اور حقیقی مالک ہو گےپس یہاں ہر جو وراثت کی لفظ استعمال کرتا ہے اس لیے ہے کہ کہنا چاہتا ہے کہ تمہاری ملکیت خدا وند متعال کی ملکیت کی حالتوں میں سے ایک حالت ہےاور وہی الہی وراثت کہ جو خدا تک پہنچتی ہےاور اس کا م طلب یہ ہے کہ تمام پردے ہٹ جائیں گے اور حقیقت ظاہر ہو جائے گی اور تم تک بھی پہنچ جائے گی۔

۴۳:مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ مفسرین ایت "ان المجرمین..."کی کیا تفسیر کرتےہیں؟

جواب:"ان المجرمین فی عذاب جھنم خالدون"مجرم اور گنہگار(البتہ مراد وہ گنہگار افراد ہیں جو خود قرآن کریم نے معین کیے ہیں)ہمیشہ جہنم میں رہیں گے،مفسرین نے یہاں اس مطلب کو عنوان قرار دیا ہے کہ مجرم سے کیا مراد ہے؟آیا مجرم سے مراد فقط کافر ہے؟ فقط مشرک ہے؟نہیں ،پہلے یہ کہ مجرم یعنی گنہگار دوسرے یہ کہ خود قرآن کریم نے ہمیشگی کو فقط کفار سے مخصوص نہیں کیا ہے بلکہ ممکن ہے کچھ مسلمان بھی اپنے بعض گناہوں کی وجہ سے ہمیشہ جہنم میں رہیں۔

۴۴:کیا مجرم کو کافر کے معنی میں لیا جا سکتا ہے؟

جواب:قتل عمدی(جان بوجھ قتل کرنا) میں قرآن کریم کی واضح آیت ہے کہ اگر کوئی ایک نفس محترم(بے گناہ

انسان)کا قتل کرےاور بغیر توبہ کیے ہوئے اس دنیا سے چلا جائے وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا،پس کیوں ہم کہیں کہ مجرم سے مراد مشرک ہے اور آیت میں بھی مشرک کی لفظ نہیں آئی ہے۔

ارشاد ہوتا ہے "لا تفتر عنھم"ان کے ساته کوئی رعایت نہیں کی جائے گی شروع اور آخر ایک جیسا ہو گا،ایسا نہیں ہو گا کہ شروع میں سختی کی جائے گی اور آخرت میں رعایت دی جائے گی۔

٤٥:مہربانی کر کے عذاب سے نجات کی امید کے کردار کی وضاحت کیجیے۔

جواب:تمام عذاب اور تکلیف چاہے کتنی ہی شدید کیوں نہ ہو ایک طرف اور نجات کی امید کا نہ ہونا ایک طرف،اگر انسان سخت ترین تکلیف میں مبتلا ہو لیکن آخر میں اس کو امید کی ایک کرن نظر آرہی ہو کہ آخر کار یہ تکلیف ختم ہو جائے گی ،جیسی بھی ہے لیکن ختم ہو جائے گی تو اس کے لیے اس تکلیف کو برداشت کرنا آسان ہو جائے گا،جسمانی عذاب سے بدتر،روحی اعتبار سے اس ما یوسی اور ناامیدی کا عذاب ہے کہ یہ عذاب ختم ہونے والا نہیں ہے۔

٤٦:مہربانی کرکے عذاب کے بارےمیں استعمال ہو نے لفظ"خالد" کی وضاحت کیجیے؟

جواب:بہت سارے لوگ یہ کہتے ہیں کہ کیوں کچھ عذاب ہمیشگی ہیں؟کیا یہ عدالت الہی کے خلاف نہیں ہے ؟قرآن کریم نے بھی اس مسلہ پر بحث کی ہے"وماظلمناھم ولکن کانوا ھم الظّالمین"ہم نے ان کے اوپر ظلم نہیں کیا ہے یہ وہی ان کا خود اپنے اوپر کیا ہوا ظلم ہےکہ یہاں ظاہر اور آشکار ہو چکا ہے،یہ نہ سوچیے کہ یہ بھی ن ظلموں کی طرح ہے جو دنیا میں ہو تے ہیں کہ ایک آدمی کسی چیز کا مستحق نہیں ہے اور اس کو نہیں ملنی چاہیےلیکن باہر سے اس پر مسلط کر دی جاتی ہے۔

٤٧: یہ بتائیے کہ جہنمی لوگوں کی کیا حالت ہو گی؟

جواب:یہ لوگ واقعااپنی موت پر راضی ہوں گے ان کی واحد تمنا یہ ہو گی کہ مر جائیں لیکن افسوس کی وہاں موت کا کوئی وجود نہیں ہو گا،بعض مفسرین کہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ یہ لوگ جانتےہیں کہ وہا ں پر موت نہیں ہے لیکن پگر بھی چونکہ دنیا میں رہے ہیں اور وہاں موت دیکھی ہےلہذا ایک طرح کا موازنہ کر تے ہیں دنیا سے اور داروغہ جہنم سے مخاطب ہوں گے"ونادوا یا مالک"اور فریاد کریں گے اے داروغہ "لیقضی علینا ربّک (اب نہیں کہیں گےربّنا)تمہارا پروردگار ہمارا کام تمام کردے۔

٤٨:مہربانی کر کے اس فرشتہ کے نام کے بارے میں مختصر وضاحت کیجیے کہ جس کے اختیار میں جہنم ہے؟

جواب:قرآن کریم سے ہم اس طرح کا استنباط کرتے ہیں کہ وہ موجود اور وہ فرشتہ کہ جہنم جس کے اختیار میں ہے اس کا نام 'مالک' ہے اور یہ نام رکھنا دنیوی نام رکھنے کی طرح نہیں ہے کہ نام رکھے جاتے ہیں تا کہ دوسرے کوپہچاننے میں غلطی نہ ہو وہاں پر نام یعنی صفت ، یعنی حقیقت وہاں یہاں کے نام رکھنے سے ہٹ کر نام رکھے جاتے ہیں یہاں ہم کسی کو کہتے ہیں حسن حسن یعنی نیک لیکن ہم اس کو حسن کہتے ہیں اس لیے نہیں کہ نیک ہے بلکہ اس لیے کہ ہم نے اس کا نام حسن رکھا ہے ، ایک معاہدہ کر رکھا ہے۔

٤٩:آپ کی نظر میں جہنم کے داروغہ کا نام مالک کیوں ہے جب کہ جنت کے فرشتہ کا نام رضوان ہے؟

جواب:روایات میں بھی بہت زیادہ وارد ہوا ہے کہ جو فرشتہ جہنم کے اوپر مقرر ہے اس کا نام مالک ہے اس کے مقابلے میں جو خادم جنت کا نام رضوان ہے اس میں ایک ظریف نکتہ اور راز ہے کیوں وہاں پر مالک بہشت نہیں کہا گیا ہے بلکہ رضوان کہا گیا ہے اور یہاں پر مالک جہنم کہا گیا ہے؟یہ اس لیے ہے کہ وہاں (جنت کے بارے میں)خشنودی اور رضائے پروردگار کی بات ہےاور وہ باب رضوان پروردگار ہےاور یہ جو یہاں (جہنم کے بارے میں) مالک کہا گیا ہے یہ انسان کی خود پسندی ،نفس پرستی اور اپنے آپ کو مالک سمجھنے کا مظہر ہے۔

۵۰:آپ کی نظر میں اسلام فطری کے کیا معنی ہیں؟
جواب:خدا نے انسان کو فطرت عطا کی ہے اور حکم فطرت کے مطابق انسان کو حق جو قرار دیا ہےاس نے انسان کو یسی حالت عطا کی ہے وہ حق و حقیقت کا عاشق اور اس کو چاہنے والا ہے،حق پرستی ،حق دوستی اور حقیقت جوئی حقیقت انسان کا جوہر ہے۔

۵۱:یہ بتائیے کہ انسان کے لیے حقیقت کے سلسلے میں سب سے زیادہ اہم اور اصلی چیز کیا ہے؟
جواب:اول درجہ میں جو چیز سب پر واجب و لازم ہے وہ یہ ہے کے انسان اپنے اندر حقیقت سے بغض و عناد نہ پمپنے دے اور اگر عناد پروان چڑھ گیا تو انسان کی حالت یہ ہو گی کہ وہ اپنی ہی ضد ہو جائے گایعنی انسان انسان کی ضد ہو جائے گا کیسے؟

حق کا دشمن ہو جائے گا اور حق اور حقیقت سے کینہ رکھنےلگے گا۔

۵۲:آیت"لقد جئناکم ..."کے بارے میں توضیح دیتے ہوئے یہ بتائیے کہ اس آیت کس سے مخاطب ہے؟
جواب:یہاں"لقد جئناکم بالحق ولکن اکثرھم کارھون"لوگوں سے خطاب ہے،البتہ پیغمبر کے زمانے کے لوگوں سے ،یہ اس وقت نازل ہوئی ہے اور سب لوگوں سے مخاطب

ہے،ہم عین حق و حقیقت کو تمہارے لیے لائے ہیں لیکن تمہاری اکثریت حقیقت سے کراہیت کرتی ہے ۔

جو چیز سو فی صد روح دین اور روح اسلام کی مخالف اور دشمن ہےوہ یہ ہے کہ انسان کی یہ حالت ہو جائے کہ وہ حقیقت سے کراہیت کرنے لگے۔

٥٣:یہ بتائیے کہ خدا وند متعال نے انسان کی فطرت کس طرح کی خلق کی ہے؟

جواب:خدا وند متعال نے انسان کی فطرت کو اس طرح سے خلق کیا ہے کہ وہ حق جو ہے اور انسان فطرتی طور پر حق جو اور حق خواہ ہے وہ جس چیز کو ذاتی اور فطری طور پر چاہتا ہے وہ اس کے لیے شیرین بھی ہوتی ہےاور حقیقت میں شیرینی یہی ہےاگر بعض کھانے ہمارے ذائقہ کے مطابق شرین ہیں تو اس شیرینی کی وجہ ان کا ہمارے ذائقہ کے مطابق ہونا ہے یعنی اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا نظام ذائقہ اور نظام ہاضمہ ان کھانوں کے لیے بنا ہے اور یہ کھانے ہمارے ین نظاموں کے لیے بنے ہیں۔

٥٤:مہربانی کرکے یہ بتائیے کہ حقیقت جو اور حقیقت خواہ انسان کی روح ،فکر اور عقل کی غذا کے عنوان سے کون سی خلق ہوئی ہے؟

جواب:حقیقت،سچائی ،واقعیت اور یمان داری انسان کی روحکی غذا ہیں،گس طرح سے گھاس اور جو گھوڑے کے لیے مناسب غذا ہے ،گوشت کتّے اور بلّی کی غذا ہے،حق

،حقیقت اور واقعیت کو کشف کرنا ایسے کہ جیسی وہ ہےیہ انسان کی روح کی غذائیں ہیں اس لیے اگر کسی کی روح سالم ہو گی تو جب اس کا حقیقت سے سامنا ہو گاتو اس کو اس تک پہنچنے میں لذت محسوس ہونا چاہیے یا تکلیف؟ لذت محسوس ہو نا چاہیے۔

٥٥:اس محاورہ کے بارے میں کہ حقیقت کڑوی ہوتی ہے توضیح دیجیے؟

جواب:ہم محاورہ استعمال کرتے ہیں "الحق مرّ"حق کڑوا ہوتا ہے حالانکہ حق کو کڑوا نہیں ہونا چاہیےبلکہ حق کو ہمیشہ میٹھا اور شرین ہونا چاہیے،ہم حق جو پیدا کیے گئے ہیں اس محاورہ کا مطلب یہ ہے کہ ہم حق کے پیچھے نہیں ہیں بلکہ اپنی خود پسندی اور اپنی مفاد پرستی کے پیچھے ہیں،حقیقت سے ابھی ہماری بحث نہیں ہے فی الحال ہم ایسے ہیں،ہماری فطرت تو ایسی نہیں ہےپس اگر ہم "الحق مرّ"کی منزل پر ہیں ،حق ہمارے لیے کڑوا ہے وہ ہمیں جان لینا چاہیے کہ یقینا ہم بیمار ہیں اور بہت سخت بیمار ہیں۔

٥٦:مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ کیا قرآن کریم میں "الحق مرّ"محاورہ کے بارے میں کچھ ذکر ہوا ہے؟

جواب:قرآن کریم نے اس مطلب کے اوپر کہ لوگ اس بیماری میں مبتلا ہو جائیں اور خدا کی عطا کی ہوئی سالم فطرت کو

کھو دیں اور "الحق مرّ " یا"الحق مکروہ" کی منزل تک پہنچ جائیں بہت ساری آیات میں تکیہ کیا ہےکہ ان میں سے ایک آیت یہ ہے"وبالحق ولکن اکثرکم للحق کارھون"کہ جس کا مفہوم یہ ہے کہ تم مریض ہو ،تمہارا ذائقہ جا چکا ہے،تمہیں میٹھا کڑوا محسوس ہوتا ہے جیسے بہت ساری بیماریاں ہیں کہ بیماری کی وجہ سے وہی کھانا جو دوسروں کےلیے لذیذ ہے بیمار انسان کے لیےناخوش گوار ہوتا ہے،دوسروں کے لیے میٹھا ہوتا ہے لیکن اس کے لیے کڑوا ہوتا ہے۔

٥٧:غضب الہی پر اس کی رحمت کی سبقت کے بارے میں توضیح دیجیے کہ اس کا مطلب کیا ہے؟

جواب"یہ جو کہا جاتا ہے کہ اس کی رحمت اس کے غضب پر پیشی رکھتی ہے یعنی ہمیشہ اس کا لطف اور اس کی رحمت اس کے غضب سے پیشی لے جا تی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر انسان کی نیت میں خیر اور حقیقت ہو اور وہ مستعد بھی ہو،واقعا خیر اور حقیقت چاہتاہو یعنی نیک کام کو انجام دینے کا اس کا ارادہ ہو بعد میں وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے ،کیا ایسا آدمی خدا کے نزدیک قابل ثواب ہےیا نہیں ؟ جی ہا ں خدا ایسے آدمی کو باوجود اس کے کہ اسے اس کام کو انجام دینے کی توفیق نہیں ہو سکی اس کی اسی نیت کی خاطر اجر اور ثواب دے گا؟

٥٨ :مہربانی کر کےآیت"ام ابرموا..."کے بارے میں وضاحت کیجیے اور اس آیت کا موضوع قارئین کے لیے بیان کیجیے؟

جواب:قرآن کریم نے یہ فرمانے کے بعد کہ "ولکن اکثرھم للحق کارھون "تمہاری اکثریت حق کو نا پسند سمجھتی ہے ،ارشاد فرماتا ہے"ام ابرموا امرا فانّامبرمون"مسئلہ صرف حق سے کراہیت اور نفرت کرنا نہیں ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ان لوگوں نے "ابرام" کیا ،ابرام خلاف ورزی کے بالکل مقابلے میں ہے ،ہم فارسی میں کہتے ہیں نقض(خلاف ورزی)و ابرام ،جب روئی ،اون اور اس طرح کی دوسری چیزوں کوکات کرمحکم کیا جاتاہے تو اس کو ابرام کہتے ہیں، یعنی جب ڈھیلے اور پھیلے ہوئے مادے کو آپس میں بل دے کر ایک دوسرے کے ساتھ لپیٹ دیا گیاتو نتیجہ میں یہ کمزورروئی،اون یا بالوں کی مظبوط تاریں ایک مظبوط رسّی کی شکل میں سامنے آگئی اس کام کو ابرام کہتے ہیں۔

٥٩ :یہ بتائیے کہ آیت"ام ابرموا" میں ابرام کا مفہوم مفسرین کی نظر میں کیا ہے؟

جواب:قرآن یہاں پر یہ بتانا چاہتا ہے کہ ان لوگوں نےابرام،تدابیر،کاتنا ،نازک تاروں کو آپس میں بننا اور مستحکم کرنے جیسے کام بھی انجام دیے ہیں،مفسرین کا کہنا ہے اور وہی صحیح بھی ہےکہ ان لوگوں نے قرآن اور پیغمبر کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے کئی طرح کے منصوبے ،فریب اور مکاریوں کا سہارا لیا تھا۔

بات صرف اتنی نہیں ہے کہ حق کہ نہیں چاہتے ہیں بلکہ آپس میں مل کر بیٹھتے ہیں،کام کرتے ہیں ،منصوبے بنا تے تھے ،وسائل اکھٹا کرتے ہیں ،پیسے جمع کرتے ہیں اور اس طرح کے ہزاروں دوسرے کام کرتے ہیں۔

٦٠:مشرکین کے اس ابرام کا قرآن نے کیا جواب دیا ہے وضاحت کے ساتہ بیان کیجیے ؟

جواب:قرآن کریم نے بھی فوراً دھمکی دی ہے "فانّا مبرمون"اگر وہ جانتے ہیں تو ہم جو کہ خدا ہیں اس سے زیادہ جانتے ہیں ،قرآن کریم کا یہی انداز گفتگو ہے"ومکروا مکراً ومکرنا مکراً"انھوں نے مکر کیا تو ہمناے بھی مکر کیا اور ان کے مکرکو ختم کیا قرآن یہ جو مکر کی لفظ استعمال کرتاہے یعنی جیسے وہ خفیہ راستے سے وارد ہوتے ہیں اسی طرح خفیہ راستے ہی کے ذریعہ منه کی کھاتے بھی ہیں۔

٦١:خدا کے مقابلے میں مشرکین کی مکاریوں اور فریب کا ریوں کی قرآن کی زبانی وضاحت کیجیے؟

جواب:یہ مطلب قرآن کریم میں مختلف الفاظ میں بیان ہوا ہے ارشاد ہوتا ہے :خدا سے مکاری نہیں کی جاسکتی ،اسے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا،سورہ بقرہ کے شروع میں منافقین کے بارے میں آیا ہے کہ"یخادعون الله والذین آمنوا وما یخدعون الّا انفسھم وما یشعرون"پہلے مخادعہ کی لفظ آئی

ہے،یہاں انجام دینے کا مقام ہےیعنی منافقین سوچتے ہیں کہ وہ خدا اور مومنین کو دھوکہ دے رہے ہیں حالانکہ کہ وہ یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ اس طرح وہ اپنے آپ کو ہی دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں۔

٦٢:مندرجہ ذیل دو آیتوں کی قارئین کے لیے وضاحت کیجیے اور ان کا مفہوم بیان کیجیے؟

آیت(۱)"ام ابرمواامراً فانا مبرمون"۔

آیت(۲)"ومکروا مکراً ومکرنا مکراً

جواب:اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ بیٹھتے ہیں ،پلان بناتے ہیں آپس ایک دوسرے سے رازدارانہ گفتگو کرتے ہیں ،کانہ پھوسیاں کرتے ہیں"ام یحسبون انّا لا نسمع سرّھم ونجویھم"یہ لوگ جب گئے اور رازدرانہ اور خفیہ طور پر اپنے دل میں پلان بنائے اور کسی سے بھی نہیں بتایا یا جب کسی سے بتایا بھی تو کانا پھونسی کی اور کان میں بتایا تاکہ راز فاش نہ ہوجائے،انھوں نے سوچا جیسے ایک انسان دوسرے انسان کے ساتھ کھیل جاتا ہے ویسے ہی خدا کے ساتھ بھی کھیلا جاسکتا ہے۔

٦٣:دنیا میں انسان کی زیر نظر رکھنا اور اس کے تمام اعمال کو لکھنے کے بارے میں قرآن کریم کی کیا رائے ہے؟

جواب:قرآن کہتا ہے کہ قیامت میں ہر انسان کا ہر چھوٹا بڑا عمل آشکار ہو گا"ام یحسبون انا لا نسمع سرّھم"یہ حق کو کڑوا اور نا پسند شمار کرنے والے سوچتے ہیں کہ ہم ان کے دلوں میں موجود رازوں کو نہیں جانتے ہیں اور ان کی کانا پھوسیوں کو نہیں سنتے ہیں؟

کیوں نہیں ،ہم بھی سنتے ہیں اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے بھی ہیں جو ان کو لکھتے اور محفوظ بھی کرتے ہیں اور اسی لکھے ہوئے کو قیامت کے دن انھیں دکھایں گے "بلیٰ ورسلانا لدیھم یکتبون"ہمارے بھیجے ہوئے افراد ان کے ساتھ ہیں اور ان کے قریب ہیں اور ہمیشہ لکھنے میں مصروف ہیں۔

٦٤:مہربانی کر کے عبادت کے بارے میں رائج فکروں کی مختصر وضاحت کیجیے؟

جواب:عبادت کے بارے میں دنیا میں دو مختلف نظریے پائے جاتے ہیں ایک یہ کہ انسان کی عبادت پتھر،لکڑی ،سردار قبیلہ ،سانپ،بچھو ،بت ،ستارے،چاند ، سورج،دریا، پہاڑ،فرشتہ ،پیغمبر سے شروع ہوتی ہےاور مختلف انواع و اقسام کے ارباب تک پہنچتی ہے اور آخر میں خدا تک پہنچتی ہے۔

دوسرا نظریہ قرآن کریم کا ہے جو اس کے بالکل برعکس ہے ،قرآن کہتا ہے کہ سب سے پہلے خداء یکتا کی عبادت ہے اور اس سے انحراف اور بہکنے کے نتیجے میں بت پرستی وجود میں آئی ہے۔

٦٥:مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ یورپی تاریخ مذاہب لکھنے والوں کی نظر میں عبادت انسان میں کیسے وجود میں آئی ہے؟

جواب:بہت سارے یورپی زیادہ تر وہ جو تاریخ مذاہب لکھتے ہیں یہ لکھتے ہیں کہ انسان میں عبادت کی ابتدا خاندان کے باپ کے اور خاندان کے بزرگ کے بت سے شروع ہوئی،چھوٹوں سے شروع ہوئی ،خاندان کے مالک سے قبیلہ کے مالک تک پہنچی ،قبیلہ کے مالک سے بادشاہ تک پہنچی پھر علاقہ کے مالک تک پہنچی اس کے بعد زمین کے مالک تک ،پھر آسمان کے مالک تک ،پھر تمام آسمانوں کے مالک تک اس کے بعد کئی خداؤں تک پہنچی ،انسان نے ترقی کے یہ مراحل طے کرتے ہوئے آخری مرحلے میں خداء یکتا تک پہنچ گیا۔

٦٦: اس عقیدہ کے بارے میں کہ پارسائی بت پرستی سے شروع ہوئی ہےآپ کی کیا رائے ہے؟

جواب:توحید بت پرستی کی ایجاد نہیں ہے یعنی توحیدبت پرستی کی پیدہ کردہ چیز اور اس کیارتقائی کیفیت کا نام نہیں ہےبت پرستی توحید سےکج روی کی صورت میں وجود میں

آئی ہے،قرآن ایک طرف سے انسان کے لیے فطری توحید کا قائل ہے اور دوسری طرف سے کہتا ہے کہ بشر نے جس دن سے روئے زمین پر قدم رکھا ہے اسی دن سے خدا نے پیغمبروں کو بھیجا ہے جو انسان کے محافظ ہیں۔

٦٧:قرآن کریم میں توحید کے سلسلے میں جو کچھ آیا ہے مہربانی کر کے اسے بیان کیجیے؟

جواب:طبیعتاً قرآن کی یہ فکر ہے کہ زمین پر سب سے پہلے جو چیز وجود میں آئی ہے وہ توحید ہے کیونکہ سب سے پہلے زمین پر وجود میں آنے والی چیز حجت خدا ہےدین انبیا ء کا نظریہ یہ ہے کہ سب سے پہلا انسان جسے خدا نے زمین پر بھیجا وہ حجت خدا اور اس کا پیغمبر تھااور زمین خدا کبھی بھی حجت خدا سے خالی نہیں رہتی اگر زمین پر صرف دو آدمی باقی رہ جائیں گے ان میں سے ایک خدا کی حجت ہو گا،یہیں سے قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ بت پرستی کی جڑوں میں پارسائی پائی جاتی ہے اور پارسائی میں کج روی انسان کو یہاں تک پہنچا دیتی ہے۔

٦٨:دور جاھلیت میں عرب میں بت پرستی کی بنیاد کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب:یہ جو ہم کہتے ہیں کہ مثلاً دور جاھلیت میں عرب بتوں کی پوجا کرتے تھےاس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک دم عرب گھر سے نکلا اور ایک پتھر یا لکڑی اٹھائی اور

کہنےلگا چلو اس کی پوجا کی جائےبلکہ در اصل اس کی بنیادوں میں عبادت خدا پائی جاتی ہے،خدا کی عبادت میں کج روی اور مغالطہ کی وجہ سے یہاں تک بات پہنچ جاتی ہے(کہ انسان بت پرست ہو جاتا ہے)

۶۹:مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ اسلام کی نظر میں بت پرستی کیسے وجود میں آئی اور اسلام اس کی وجہ کس چیز کو بتاتا ہے؟

جواب:امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث ہے جو دین شناسی کی اصطلاح میں واقعاً عجیب حدیث ہے!امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ یابن رسول اللہ کیا ہوا کہ دنیا میں بت پرستی وجود میں آگئی؟ آپ نے فرمایابت پرستی پارسائی کے بعد وجود میں آئی ہوا یوں کہ جناب یونس سے پہلے (آج کی اصطلاح میں) ماقبل تاریخ اسقلینوس نامی ایک حکیم تھا جو پارسا تھا وہ لوگوں کو توحید کی دعوت دیتا تھا اور لوگ اس کو بہت زیادہ مانتے تھے اور اس کے ارادتمند تھے،وہ مر گیا تو لوگ اس کے فراق میں غم سے نڈھال ہو گئے،یہا ں پر شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالا اور ان سے کہا کہ آپ لوگ بہت زیادہ بے تاب ہیں میں آپ کی تسکین قلب کے لیے اس کا مجسمہ بنا دوں گا اس نے اس پاسا آدمی کا مجسمہ بنا دیا شروع میں لوگ صرف اس کو دیکھنے اور اس کی زیارت کے لیے جاتے تھےایک دو نسلیں گزریں آہستہ آہستہ لوگ اسی مجسمہ سے منسلک ہو گئے اور یہ ان میں یہ فکر وجود میں آگئی کہ کہاں ہم اور

کہاں خداء یکتا آؤ اسی مجسمہ کی عبادت کرتے ہیں،آہستہ آہستہ ایک سے دو ہوئے دو سے پانچہ ہوئے پانچہ سے دس ہوئےاس طرح سے بت اور بت پرستی وجود میں آئی۔

۷۰:دو الفاظ برہان اور جدل کی تعریف کیجیے اور ان کے درمیان فرق کی قارئین محترم کے لیے وضاحت کیجیے؟

جواب:برہان اور جدل کے درمیان فرق ہے ،برہان یہ ہےکہ انسان اس مقدمہ کو جو عین حقیقت ہے بنیاد قرار دیتا ہے اور اس سےنتیجہ حاصل کرتا ہےمثلاً آپ چاہتے ہیں کہ ایک بچہ کے لیے ریا ضیات کا ایک سوال حل کریں کہ فلاں زاویہ فلاں زاویہ کے مساوی ہے تو آپ سو فیصد مسلم اور یقینی مقدمات کے ذریعہ حل کرتے ہیں ۔

جدل یہ ہے کہ انسان اپنے کلام میں جس مقدمہ کو پیش کرتا ہے وہ حقیقت نہیں ہوتالیکن سامنے والا اسے مانتا ہے اور قبول کرتا ہے اس کے بعد اس کے قول کے مطابق اس کو لا جواب کرتاہےایک ایسےمطلب کے ذریعہ کہ جسے کہنے والا نہیں مانتا لیکن سامنے والا مانتا ہے۔

۷۱:مہربانی کر کے آیت"ادع الی سبیل۰۰۰"کے بارے میں مختصر وضاحت کیجیے؟

جواب:قران کریم حکم دیتا ہے"ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنہ وجادلھم بالتی ھی احسن"راہ خدا کی دعوت دو لیکن سب کو ایک لاٹھی سے نہیں ہانکا جا سکتا ،سب کو

ایک دروازہ سے نہیں داخل کیا جا سکتا ایک صاحب حکمت اور صاحب دلیل اور عقلمند ہے اس کے ساتھ حکمت،دلیل اور عقلمندی کے ذریعہ بات کرو ،ایک جاہل اور غافل ہے اسے نصیحت کرو اور ایک بڑا پن دکھاتا ہے اور اپنی بات پر اڑا ہو ہے ،مجادلہ اور مغالطہ کا ری کرتا ہے اس سے جدل کرو۔

۷۲:مہربانی کر کے لفظ عابد کی قارئین محترم کے لیے وضاحت کیجیے؟

جواب:لفظ عابدکے کئی معنی ہیں،ایک معنی جاھد کے ہیں یعنی منکر،امیر المومنین علیہ السلا م سے ایک حدیث ہے کہ جس میں آپ نے عابد کو جاہد کے معنی میں لیا ہے:کہو اگر خدا وند متعال کی اولاد ہے تو میں سب سے پہلے اس خدا کا انکار کروں گا،اس کے معنی یہ ہیں کہ تم یہ جو کہتے ہو کہ خدا کی اولاد ہے اس سے نہ صرف یہ کہ خدا کے لیے ایک شریک کے قائل ہوئے ہو بلکہ خود خدا کے بھی منکر ہوئے ہوجس خدا کی اولاد ہو میں نہ صرف یہ کہ اس کی اولاد کو نہیں مانتا بلکہ خود اس کو بھی نہیں مانتا۔

۷۳:خدا کے صاحب اولاد نہ ہونے پر آپ کے پاس کیا دلیل ہے؟

جواب:جس خدا کے ہاں اولاد ہو اس خدا کا بھی انکار کرنا چاہیے ایک مرتبہ ہم کہتے ہیں کہ اگر خدا کی اولاد ہو تو

میں اولاد کی عبادت نہیں کروں گا لیکن خود خدا کی عبادت تو کرنا چاہیے نا،مان لوں اگر اس کی اولاد ہو بھی تب بھی میں اس کی اولاد کی عبادت تو نہیں کرتا نا خود اس کی عبادت کرتا ہوں،ایک مرتبہ آدمی بڑے کو لے لیتا ہے،صحیح یہ ہے کہ جو خدا صاحب اولاد ہو میں خود اس کا بھی انکار کرتا ہوں یعنی خداکی خدائی اس کے صاحب اولاد ہونے کے ساتھ مناسب نہیں ہے،یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم اس بات کو صفات الہی کا جز شمار کرتا ہے، بالکل اسی طرح کہ جس طرح خدا خدا بھی ہو اور محتاج بھی ہو۔

٧٤:آپ کی نظر میں کیا یہ احتمال بھی دیا جا سکتا ہے کہ ممکن ہے خدا وند صاحب اولاد ہو؟مہربانی کر کے خالق اور مولد کے در میان فرق کو واضح کیجیے؟

جواب:محال ہے کہ خدا خدا بھی ہو اور جسم بھی رکھتا ہو ،محال ہے کہ خدا خدا بھی ہو اور جاہل بھی ہو ،محال ہے کہ خدا خدا بھی ہو اور محتاج بھی ہو،اسی طرح سے محال ہے کہ خدا خدا بھی ہو اور صاحب اولاد بھی ہو۔

سورہ توحید میں ہم پڑھتے ہیں "قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یو لد ولم یکن لہ کفواً احد"

خلق اور ایلاد(یعنی بچہ دار ہونا)کیا فرق ہے؟خدا خالق کائنات ہے لیکن کائنات کو پیدا کرنے والا نہیں ہے،پیدائش کا مطلب یہ ہے کہ پیدا ہونے والا پیدا کرنے والے سے الگ ہوتا ہے اس کے بعد بڑا ہوتا ہے اس کے بعد پرورش پاتا ہے

لیکن خالق مخترع اورموجدہوتا ہے یعنی اپنے اختیا ر اور ارادہ کے ساتہ مخلوق کو ایجاد کرتا ہےنہ یہ کہ مخلوق کو اپنے اندر سے باہر نکالتا ہے۔

۷۵:مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ قرآن کریم میں خدا کی کس طرح سے تعریف کی گئی ہے؟

جواب:قرآن کریم میں خدا کی صفات یوں بیان کی گئی ہیں ،وہ خالق زمین و آسمان ہے ،وہ ہر چیز کا خالق ہے "قل اللہ خالق کل شیء"یہ نہیں کہا گیا ہے کہ وہ فلاں چیز کا والد ہے وہ کسی چیز کا والد نہیں ہے چونکہ خدا کے صاحب فرزند ہونے کی بات ہو رہی ہے ورنہ خدا کے سلسلے میں اس طرح کی بات کرنا بھی ادب کے خلاف ہے اس کے نام کے بعد تسبیح آتی ہے "سبحان ربّ السموات والارض ربّ العرش عما یصفون"پاکیزہ ہے زمین و آسمان کا پروردگار ، وہ عرش کا پروردگار ہے ،مالک و صاب تدبیر ہے۔

تمام عالم اس اعتبار سے کہ وہ تدبیر اور ارادہ الہی کا میدا ن ہے یا دوسرے الفاظ میں مرکز تدبیر الہی ہے اسے عرش کہا جاتاہے۔

۷۶:مہربانی کر کے آیت "فذرھم یخوضوا۔۔۔"کی قارئین کے لیے شرح کریں؟

جواب:"فذرھم یخوضوا ویلعبوا"وہ(خداوند) مایوسی کے ساتہ پیغمبر سے مخاطب ہوتا ہے اور کہتاہے :اے پیغمبر

ان بد بختوں کو چھوڑ دو اور ان کو ان کی جہالتوں ،حماقتوں اور تاریکیوں میں ڈوب جانے دو جو انھوں نے خود ہی اپنے لیے فرہم کی ہیں،یعنی ان کی نجات کی اب کوئی امید باقی نہیں رہ گئی ہے "زرھم یخوضوا"یعنی ان کو چھوڑ دو،ان کو وہموں ،حماقتوں اور خرافات میں ڈوب جانے دو،"یلعبوا" یعنی ان کو اپنے بنا ئے ہوئے کھلونوں اور غیر سنجیدہ مسائل میں خوش رہنے دو اور کھیلنے دو "حتی یلاقوا یومھم الذی یوعدون"یہاں تک کہ اس دن تک پہنچ جائیں کہ جس دن کا انھیں وعدہ دیا گیا ہے۔

۷۷:یہ جو کہا جاتا ہے کہ فرشتے خدا کی اولاد ہیں یہ کہاں سے آیا ہے؟

جواب:یہ جو کہا جاتا ہے کہ ملائکہ خدا کی اولاد ہیں یہ یونانیوں کی افکار کی طرح ہے،ارسطو سے پہلے بہت مشہور یونانی افسانے تھےاور لوگ بتوں کی اور اپنی ہی قسم کے ارباب ک پوجا کرتے تھےاور ان کی زندگی میں جو کچھ بھی ہوتا تھا اسے انھیں اربوں کی طرف نسبت دیتے تھے۔

۷۸:آپ کی نظر میں فرشتوں کو خدا کی اولاد سمجھنے کی کیا وجہ تھی؟

جواب:کچھ لوگ فرشتوں کو خدا کی اولاد سمجھتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کا خیال تھا کہ خدا آسمان میں ہے اور

یہ کہتے تھے کہ یقیناً جو کچھ زمین میں ہے وہی کچھ آسمان میں بھی ہےیہاں پر پیدائش ہوتی ہے اور نسل بڑھتی ہے وہاں پر بھی ایسا ہی ہے اور فرشتے خدا کی اولاد ہیں ۔

ارشاد ہوتا ہے "کہو وہ آسمان میں بھی ویسے ہی خدا ہے جیسے زمین پر ہےاس کے لیے زمین اور آسمان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

۷۹:مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ اسلامی ذرایع کے مطابق خدا کا انسان سے رابطہ ہونا اور نزدیک ہونا کیسے بیان کیا گیا ہے؟

جواب:پیغمبر کا ارشاد ہے"لو دلیتم بجبل الی الارض السابغۃ لھبتم علی اللہ"اگرتمہیں رسی میں باندھ کر زمین کے ساتویں طبقے تک اتارا جائے وہاں پر بھی تم کو خدا ہی ملے گا یعنی یہ نہ سوچو کہ صرف اوپر ہی ہے۔

خدا جیسے اوپر ہے ویسے ہی نیچے بھی ہے،وہ زمین کے مرکز سے اتنا ہی نزدیک ہے جتنا آسمان کی بلندیوں سے نزدیک ہے"ھو الحکیم العلیم"وہ ذاتاً علیم اور حکیم ہے،اس کے تمام کام علم اور حکمت کی بیاد پر ہوتے ہیں،اس کو ہر چیز کا علم ہے اور ہر چیز سے اگاہ ہے۔

۸۰:آیت"تبارک الذی..."میں کلمہ تبارک کی وضاحت کیجیے؟

جواب:"تبارک الذی لہ ملک السموات والارض"کلمہ تبارک مثبت اور منفی دونوں معنی میں استعمال میں ہوتا ہے،منفی معنی میں یوں استعمال ہوتا ہے کہ اس کے معنی پاک و منزہ ہونے کے ہیں،پاک وپاکیزہ ہے وہ پروردگار کہ زمین اور آسمان جس کی ملکیت میں ہیں یعنی پوری کائنات کا نظام اس کے ہاتھ میں ہےاور وہی کائنات کو چلاتا ہے۔

اور اس کلمہ کے مثبت معنی یہ ہیں کہ اس کے معنی خیر کے ہیں تبارک یعنی تمام برکتیں ، خیر اور نعمتیں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔

وہ زمین اور آسمان کا مالک ہے نہ صرف انہیں دو کا بلکہ جو کچھ ان کے درمیان ہےوہ بھی اسی کے اختیار میں ہے،پوری کائنات اسی کی ہے،قیامت کا علم بھی صرف اسی کے پاس ہےاور اس راز کو صرف وہی جانتا ہے۔

۸۱:مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ سورہٴ زخرف کی آیت نمبر۸۶ سے لے کر سورہ کے آخر تک کس موضوع پر بات ہوئی ہے؟

جواب:ان آیات مبار کہ میں شفاعت کے مسئلے پر بات ہوئی ہےجیسے بہت ساری دوسری آیات مبارکہ میں اس مسئلہ کا ذکر ہوا ہے اور یہ ان مسائل میں سے ہے کہ جن پر قرآن کریم کی خاص عنایت ہےچاہے سلبی اعتبار سے ہو چاہے

ثبوتی اعتبار سے،یعنی شفاعت کی قرآن کریم میں نفی اور نکار بھی کیا گیا ہےالبتہ بعض اقسام کی اور اس کی بعض اقسام کویقینا ثابت بھی کیا گیا ہے،قرآن کریم کی خاص عنایت ہے کہ دونوں طرح کی شفاعت کو سمجھا جائےیعنی دونوں معارف قرآن کی جز ہیں اور قرآن یہ چاہتا ہے کہ دونوں یعنی شفاعت منفی اور سلب شدہ اور شفاعت مثبت پہچانی جاسکیں،در حقیقت یہ خدا شناسی کے اصول میں سے ہیں۔

٨٢:شفاعت چاہنے کے بارے میں مختصر وضاحت کیجیے؟

جواب:شفاعت طلب کرنا ہمارا کام ہےیعنی ایک آدمی شفاعت کرنے والے سے شفاعت چاہے اور طلب کرےایسی صورت میں طبیعتا اسے شافع کو پکارنا پڑے گا اور اس سے شفاعت طلب کرنا پڑے گی،جس شافع کی شفاعت کی قرآن کریم نے توثیق کی ہےاس سے شفاعت طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن جس شافع کی توثیق نہیں کی ہے اس سے شفاعت نہیں طلب کی جا سکتی۔

جو چیز ہمارے زمانے میں بہت زیادہ رائج ہے وہ شفاعت طلب کرنے کا مسئلہ ہے کہ جس کے بارے میں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ طلب شفاعت مجموعی طور پر خدا کی عباد ت میں ایک قسم کا شرک ہےاور چونکہ شرک ہے لہذا کفر کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔

۸۳:مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ سورہ زخرف کی آخری آیات مبارکہ میں خداوند متعال شفاعت کے مالک کسے یا کن لوگوں کو قرار دیتا ہے؟

جواب:آیہ مبارکہ میں یوں ارشاد ہوتا ہے"ولایملک الذین یدعون من دونہ الشفاعۃ"وہ خدا کے علاوہ دوسرے کہ جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں انھیں شفاعت کا اختیار نہیں ہے "ولا یملک"یعنی شفاعت کے مالک نہیں ہیں اس لیے کہ ان کو شفاعت کا اختیار نہیں ہے"الا من شھد ابالحق وھم یعلمون"سوائے ایک گروہ کے(ظاہر ہے کہ یہ لفظ "مگر" استثنا ہےاب یا استثنا ء متصل ہے یا منقطع ہے)ایک گروہ شفاعت کا مالک ہےیعنی وہ گروہ جو حق کا گواہ ہے اور اس کا اقرار کرتاہے ،حق سے مراد توحید ہےپس یقینا یہ کام بتوں اور ان جیسی دوسری چیزوں کا نہیں ہے "و ھم یعلمون"یعنی وہ جانتے ہیں کہ کس کی شفاعت کریں اور کس کی نہ کریں۔

۸٤:آیا کہا جا سکتاہے کہ آیہ"ولا یملک..."بتوں کی شفاعت کے باطل ہونے پر دلیل ہے اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب:اس سے ہٹ کر کہ یہ آیت ایک حقیقت کو بیان کر رہی ہے بتوں کے شافع ہونے کے بطلان کو ایک واضح دلیل کے طور پر ثابت کرتی ہےاس طرح سے کہ شفاعت کوئی معمولی کام نہیں ہے جس کی نسبت ہر چیز کی طرف دی جا سکے،شفاعت توحید اور اہل توحید سے مخصوص ہے،بت

کہ جن میں ذرہ برابر درک و شعور نہیں پایا جا تا ہےکیسے شافع بن سکتے ہیں اس سے بڑھ کر خود شفاعت کا لازمہ یہ ہے کہ شافع کے لیے ضروری ہے کہ وہ جس کی شفاعت کر رہا ہے اس کے تمام حالات سے آگاہ ہوتا کہ وہ یہ سمجھ سکے کہ آیا یہ شفاعت کا مستحق بھی ہے یا نہیں۔

۸۵:مہربانیکرکے یہ بتائیے کہ قرآن کریم نے شفاعت کے لیے کیا شرائط ذکر کیے ہیں؟

جواب:شفاعت کی ایک شرط موحد ہونا ہے دوسری شرط جس کی شفاعت کر رہا ہے اس کے حالات سے آگاہی ہونا ہے،ایک اور شرط جو دوسری آیات میں ذکر ہوئی ہےوہ یہ ہے کہ جس میں شفاعت کی صلاحیت پائی جاتی ہے اسے بھی خدا کی اجازت سے یہ کام کرنا ہوگا،شفاعت خدا کی طرف سے شروع ہوتی ہے صرف خدا ہی شافع کو بحیثیت شافع منتخب کرتا ہےاور اس کو شفاعت کرنے کی اجازت دیتاہے۔

آیۃ الکرسی کی مشہور و معروف آیت میں ارشاد ہوتا ہے"من ذاالذی یشفع عندہ الا باذنہ"اسی طرح سے سورہٴ "عم"کی آخری آیات میں ہم پڑھتے ہیں کہ"یوم یقوم الروح والملائکہ صفاً لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن وقال صواب"وہ دن کہ جس دن روح اور تمام ملائکہ صف میں کھڑے ہوں گے اوروہاں پر کسی کو بھی بولنے کی اجازت نہیں ہوگی اور

کوئی بھی بات نہیں کر سکے گا سوائے اس کے کہ جسے خدا بات کرنے کی اجازت دے گااور وہ حق بات کہے گا۔

٨٦:یہ بتائیے کہ قرآن کریم شفاعت کو کن لوگوں کے شامل حال قرار دیتا ہے؟

جواب:مختصراً اتنا بیان کیا گیا ہے کہ شفاعت اسی کی ہو گی کہ جس کا اصل ایمان اوردین مورد پسند قرار پائے گا،یعنی مشرک کی شفاعت نہیں ہوگی جس کی شفاعت ہو گی کم کم وہ موحد ہونا چاہیے مشرک نہیں ہونا چاہیےاس لیے کہ وہاں شفاعت سے مراد مغفرت الٰہی ہےاور ہم قرآن کریم میں پڑھتے ہیں کہ"ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذالک"(سورہ نساءآیت۴٨)شرک قابل مغفرت وبخشش نہیں ہےلہذا مشرک کی کسی بھی صورت میں شفاعت نہیں ہو گی۔

٨٧:مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ کیا شفاعت ان لوگوں کے شامل حال بھی ہو گی جو لوگ پیغمبراکرم کی نبوت اور ائمہ معصومین علیھم السلام کی ولایت کے قائل نہیں ہیں؟

جواب:جس کسی کے سامنے پیغمبر اکرم کی نبوت یا حضرت علی علیہ السلام کی امامت پیش کی گئی ہے اور اسے اس کے بارے میں بتایا گیا ہےلیکن اس نے حقیقت کو جان لینے کے بعد ہٹ دھرمی کی ہےایسے آدمی کی شفاعت نہیں ہو سکتی لیکن اگر ہم فرض کرلیں کہ ایسے بھی افراد

پائے جاتے ہیں کہ جوقاصر (وہ آدی کہ جسے کوئی بتانے والا نہ اور وہ پوچھ بھی نہ سکتا ہو)ہونے کی وجہ سے نہ مقصر(وہ آدمی جو معلوم کر سکتا تھا لیکن اس نے کوشش نہیں کی) ہونے کی وجہ سے کچھ نہیں جانتےان کی شفاعت ہو سکتی ہے اور احادیث میں بھی یہ مطب ذکر ہوا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے:جنت کا ایک دروازہ بقیہ صاحبان توحید سے مخصوص ہے یعنی وہ موحد لوگ کہ جومسلمان نہیں ہیں بشرطیکہ ہمارے لیے ان کے دلوں میں بغض نہ ہو۔

۸۸۔پہلے زمانہ میں شفاعت کیا تصور تھا؟

ہمیں دیکھنا ہوگا کہ اس دور میں لوگوں کے شفاعت کے سلسلہ میں کیا عقائد تھے۔اُس قسم کے عقائد باطل ہیں۔پہلے زمانہ میں شفیع خدا کی جانب سے اجازت یا یہ کہ خود شفیع میں کیا صلاحیت ہو وغیرہ کا تصور ہی نہیں تھا اس لئے کہ لوگوں کا اعتقاد ہی یہی تھا کہ خدائے عظیم فقط انسان کا خالق ہے اب دنیا کا انتظام چلانا دوسروں کے ہاتھ میں ہے اور خدا نے اپنے کام دوسروں کو ہی سونپ رکھے ہیں۔

۸۹۔کچھ لوگ دنیاوی اسباب کے عمل دخل سے انکار کرتے ہیں، آپ کا اس سلسلہ میں کیا نظریہ ہے؟

اسباب کو مستقل اور بے اثر سمجھنا غلط فکر ہے ۔خدا نے دنیاوی چیزوں میں اثر رکھا ہے مثلاً دوا میں اثر رکھا ہے۔یہ کہنا صحیح نہیں کہ دوا کا کوئی کام نہیں ہے شفا خدا دیتا

ہے۔خدا ہی شفا دیتا ہے لیکن اس کے معنی یہ نہیں کہ دوا میں کوئی اثر نہیں ہوتا، دوا بھی خدا ہی کی بنائی ہوئی ہے، اس میں اثر بھی خدا ہی نے رکھا ہے۔سرکار ختمی مرتبت سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہؐ ! جب ہر شے مشیت الٰہی کے تحت ہے تو کیا دوا وغیرہ میں بھی کوئی اثر ہوتا ہے؟ فرمایا یہ بھی قدر الٰہی ہے۔یعنی دوا میں اثر ہونا بھی خدا ہی کی قضاوقدر ہے۔

۹۰۔ہر شے مشیت الٰہی کی پابند ہے، اس کی کچھ وضاحت کیجئے؟

انبیاء جن امور کی تعلیم دینے آئے تھے ان میں سے ایک یہی ہے کہ دنیا میں کوئی بھی شے اپنے بل بوتے پر نہیں کھڑی ہے کہ خدا چاہے یا نہ چاہے اسے ہونا ہی ہے۔عجیب بات ہے، قرآن کریم اس پر بہت تاکید کررہا ہے مثلاًجنت ودوزخ میں ہمیشہ رہنے سے متعلق ارشاد ہے 'خالدین فیہا' ہمیشہ بہشت میں ہیں اور ہمیشہ جہنم میں ہیں لیکن دونوں کے بعد ارشاد ہوا'الاماشاء اللہ' (مگر یہ کہ مشیت الٰہی کچھ اور ہو) یعنی یہ بھی مشیت الٰہی سے وابستہ ہے۔

۹۱۔لفظ ''انشاء اللہ''جسے مسلمان استعمال کرتے رہتے ہیں کی کچھ وضاحت فرمائیے ؟

مسلمان نہایت حتمی امور میں بھی کہتے ہیں"اگر خدا نے چاہا"۔ یہ شک کی علامت نہیں ہے۔کچھ کا خیال ہے کہ یہ

شک کی علامت ہے ، یہ جو کہا تو اس کے معنی شک کے ہیں، مسلمان ہمیشہ شک میں مبتلا رہتے ہیں۔انہیں پتہ ہی نہیں کہ فلاں کام کرنا ہے یا نہیں اگر خدا نے چاہا تو بہت خوب وگرنہ نہیں۔یہ شک کی نہیں بلکہ توحید کی علامت ہے مسلمان یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نہایت حتمی امور بھی مشیت الٰہی سے وابستہ ہیں اور اپنے آپ کچھ نہیں۔

۹۲۔آپ کے خیال میں کیا دنیا میں کوئی ایسا امر ہے جو قطعی طور پر جبراًاورحتماًانجام پائے؟

دنیا اور آخرت میں کوئی بھی کام جبراً،قطعاًاورقہراً، خداچاہے یا نہ چاہے، انجام نہیں پاتا۔یہ صحیح ہے کہ بہت سے واقعات حتمی یا بقولے جبری ہیں اور ہر صورت میں وقع پذیر ہوں گے لیکن یہ جبر اور حتمیت بھی مشیت الٰہی ہی سے وجود میں آئی ہے۔ اس لئے کہ ہمیں یقین ہے کہ مشیت الٰہی بدلتی نہیں نہ یہ کہ خود اس واقعہ میں ذاتی طور پر جبر اور حتمیت پائی جاتی ہے اب چاہے اس کی پشت پر مشیت خدا ہو یا نہ ہو ایسا نہیں ہے۔تشریع اور تکوین دونوں میں 'امر بین الامرین' پر یقین رکھنے کی معنی یہی ہیں۔

۹۳۔براہ کرم دنیا میں رونما ہونے والے واقعات سے متعلق مجبرہ اور مفوضہ کے نظریہ کی وضاحت فرما دیجئے؟

دوگروہ رہے ہیں مجبرہ اور مفوضہ۔مجبرہ کاعقیدہ تھا کہ دنیا میں کسی شے کاکوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔اسباب ومسببات

محض دکھاوا اور نمائشی کٹھ پتلیاں ہیں۔نہ کوئی سبب اور نہ مسبب ہر واقعہ میں مشیت الٰہی براہ راست دخیل ہوتی ہے لہٰذا دوا میں کوئی اثر نہیں ہوتا، اس کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔دوسرا عقیدہ یہ ہے کہ خدا نے دنیا بنائی اور اس کی موجودات میں اثرات رکھے ہیں۔اب جب موجودات میں اپنے اثرات ہیں تو وہی اثرات مرتب ہوتے ہیں ان کا مشیت الٰہی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

٩٤۔'امر بین الامرین' کاکیا مطلب ہے؟ اس کا مفہوم واضح کیجئے؟

امر بین الامرین کا عقیدہ عالم تکوین سے متعلق ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ علت ومعلول اور سبب و مسبب کاسلسلہ حقیقی اور واقعی ہے نہ کہ ظاہری اورمجازی۔

دوا حقیقت میں اثر رکھتی ہے، جراثیم واقعاً مؤثر واقع ہوتے ہیں، بجلی کا اپنا اثر ہوتا ہے، مقناطیس حقیقت میں کشش رکھتا ہے۔یہ اثرات ان کے اپنے ہیں ، اس طاقت کے یہ خود مالک ہیں۔یہ سلسلہ حقیقی اور واقعی ہے نہ کہ ظاہری اور خیالی کہ ہم یہ سوچنے لگیں کہ ان کا اثر ان کا 'اپنا' نہیں ہوتا۔جی نہیں اثر واقعاً ان کا اپنا ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ یہ اپنا اثر مرتب کرنے میں مستقل نہیں ہیں ۔ یعنی کائنات اور اس کا نظام مشیت الٰہی پر تکیہ کئے ہوئے ہے مطلب یہ کہ مشیت الٰہی ہے جس نے اس دنیا کا نظام قائم کیا اور اس کی موجودات میں اثرات رکھے ہیں۔

٩٥۔وضاحت فرمائیے کہ شفاعت کے سلسلہ میں اِس وقت کس بات کا زیادہ چرچا ہے؟

آج کے دور میں زیادہ تر شفاعت طلب کرنے سے متعلق بحث وگفتگو ہو رہی ہے البتہ بنیادی طور پر اس کا تعلق پانچ چه صدی قبل سے ہے، ابن تیمیہ حنبلی کے دورسے۔مشہور ہے کہ وہ دمشق میں تھا اور مخصوص قسم کی افکار کا حامل تھا۔اس کے نزدیک کسی بھی شفیع سے شفاعت طلب کرنا یہاں تک کہ پیغمبر اکرم سے شفاعت طلب کرنا بھی شرک عبادی اورناجائز ہے۔بعد میں محمد بن عبد الوہاب نے اسی فکر کی ترویج کی اور مکمل طور پر ایک مسلک چل نکلا جسے وہابیت کہا جاتا ہے۔قرآن کریم نے ایک قسم کی شفاعت کی نفی اور دوسری قسم کی تائید کی ہے۔قرآن کریم نے اس شفیع سے شفاعت طلب کرنے کی تائید کی ہے جسے خدا نے شفاعت کی اجازت دے رکھی ہو پس اگر ہم ایسے شفیع سے شفاعت طلب کرتے ہیں جسے خدا نے اجازت دے رکھی ہے تو یہ ہرگز شرک نہیں ہے ، اس کا شرک سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

٩٦۔آیہ 'فیھایفرق کل امر حکیم' میں جو کلمہ 'امر'آیا ہے بعض کا کہنا ہے کہ اس سے مراد احکام وفرامین الٰہی ہیں ۔کیا آپ بھی اس نظریہ کو تسلیم کرتے ہیں؟

'فیھا یفرق کل امر' اس رات میں ہر امر حکیم جدا ہوجاتا ہے (جدا ہونے کی لفظ آئی ہے)۔مفسرین اس آیہ کریمہ پر غور وفکر کرکے مختلف نتائج اخذ کئے ہیں۔بعض نے کہا ہے کہ

اس سے مراد یہ ہے کہ چونکہ اس رات میں یعنی ایک شب قدر میں قرآن کریم نازل ہواجس کے ذریعہ سے احکام وفرامین بیان ہوئے اور عام طور پر کسی بات کو بیان کرنے کا مطلب ہوتا ہے اسے واضح کرنا، جدا جدا کرنا، مجمل اور مبہم کیفیت سے نکال کر تفصیل اوروضاحت کے مرحلہ میں داخل کرنا۔اس رات میں ہر امر حکیم جدا ہوتا ہے توامر سے مراد فرامین الٰہی ہوئے۔لیکن یہ نظریہ صحیح نہیں ہے۔

٩٧۔آیہ 'فیھا یفرق کل امر حکیم' کی قدرے وضاحت فرمائیے؟

اس آیت میں ارشاد ہے کہ شب قدر میں یہ خاصیت موجود ہے بلکہ خود یہی آیت اس بات کی دلیل ہے کہ لیلۃ القدر ہمیشہ ہے صرف ایک رات سے مخصوص نہیں ہے جیسا کچھ اہل سنت کا کہنا ہے کہ لیلۃ القدر صرف پیغمبر اکرم کے دور سے مخصوص تھی ۔آنحضرت کے وصال کے بعد اب کوئی رات لیلۃ القدر نہیں ہوتی لیکن ایسا نہیں ہے اس لئے کہ جب اسی آیت میں یہ کہا جا رہا ہے کہ اِس رات میں ایسا ہوتا ہے ایک تسلسل بتایا جارہا ہے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ لیلۃ القدر آتی ہے(ہرسال) جس میں ایسا ہوتا ہے، ایسا نہیں کہ اس کا سلسلہ ختم ہوگیا ہو۔دوسری بات اِ س کے کوئی معنی ہی نہیں ہیں کہ لیلۃ القدر ختم ہوجائے، سرکار کے دور میں ہرسال آتی رہے اور آپ کے بعد ختم ہوجائے۔

۹۸۔کلمہ 'فرق' کا مطلب اور مفہوم واضح کیجئے؟

فرق کا مطلب الگ الگ کرنا(تفریق) ہوتا ہے یعنی دو چیزیں جو پہلے ایک ساتھ ہوں جب انہیں ایک دوسرے سے الگ اور جدا کیا جائے تو اس عمل کو فرق کہتے ہیں جس کی ضد جمع ہے۔آپس میں ملی چیزوں کو ایک دوسرے سے الگ کرنا فرق کہلاتا ہے ۔ یہ ذہنی اور بیرونی دونوں امور کے سلسلہ میں ممکن ہے ۔اگر آپ ایک علمی مسئلہ کا تجزیہ کریں ، اسے کھولیں تو یہی فرق تفریق اور تفصیل ہے۔تفصیل قرآن میں بھی آیا ہے، ارشاد ہے "کوئی شے نہیں ہے مگر یہ کہ اس کے خزائن ہمارے پاس ہیں اوران (خزائن) میں سے ہم معین ومخصوص مقدار میں نازل کرتے ہیں۔

۹۹۔اگر ممکن ہو تو آیہ 'فیھا یفرق کل امرحکیم' اور یہ کہ ہر شے آسمان سے نازل ہوئی ہے کی مثال سے وضاحت کیجئے؟ ایک شے نازل ہوکر مختلف چیزوں میں بدل جاتی ہے اس کا کیا مفہوم ہے؟

یہ تشبیہ ناقص ہے لیکن کسی حد تک بات واضح کرنے میں مدد دے گی کہ آپ قلم میں روشنائی بھرتے ہیں ۔آپ کے قلم میں کافی مقدار میں روشنائی ذخیرہ ہو جاتی ہے اس کے بعد آپ اس سے لکھنا شروع کرتے ہیں مثلاً خط لکھتے ہیں 'بخدمت اقدس میرے پیارے دوست جناب الف صاحب' اب اگر آپ سے پوچھاجائے کہ یہ الفاظ کیا ہیں ؟ کیا یہ وہی روشنائی نہیں ہیں ؟ کیا یہ روشنائی اب وجود میں آئی ہے؟ کیا یہ پہلے

نہ تھی؟ (تو آپ جواب دیں گےکہ) کیوں نہیں کاغذ پر مختلف الفاظ کی شکل میں ظاہر ہونے والی یہ روشنائی پہلے سے قلم میں ذخیرہ تھی، پہلے سے تھی لیکن وہاں اس کی حدود اربعہ معلوم نہ تھیں ، صورت وشکل کا پتہ نہ تھا وہاں اس کا نام روشنائی تھا اور بس! لیکن وہی روشنائی (کچھ اور نہیں) جب یہاں آئی تو اب اس کی حد معین ہے، شکل وصورت بن گئی ہے، یہ ہوگیا 'محترم'، وہ ہوگیا 'بخدمت'۔

۱۰۰۔براہ کرم آیہ 'انہ ھوالسمیع العلیم' سے متعلق کچھ وضاحت فرمائیے؟

'انہ ھوالسمیع العلیم' وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔جب یہ کہا جاتا ہے کہ 'خدا سننے والا ہے' تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ انسان اور دیگر اشیاء کی ضروریات کو سنتا ہے۔عام طور پر ضرورت زبان سے بیان ہوتی ہے اور کان سے سنی جاتی ہے اب ممکن ہے کسی موقع پر ضرورت زبان سے بیان نہ ہو لیکن اس لحاظ سے کہ اسے بیان کیا جاسکتا ہے سنی جانے والی مانی جائے گی۔خدا سمیع ہے گویا وہ اپنی ضرورت بیان کرنے والی جملہ موجودات کی آواز سنتا ہے کہ ہمیں فلاں شے کی ضرورت ہے یعنی انسان کو پیغمبر کی ضرورت ہے تو زبان تکوین میں پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ خدایا ہمیں رہنما کی ضرورت ہے خدا اس ضرورت کو سنتا اور اسے پورا کرتا ہے۔

۱۰۱۔الوہیت مطلقہ الٰہی کا کیا مطلب ہے؟

ربوبیت مطلقہ الٰہی کے بعد الوہیت مطلقہ الٰہی کا ذکر آتا ہے۔الوہیت کا مطلب ذات پروردگار کا مستحق پرستش ہونا اور دوسری کسی شے کا اس قابل نہ ہونا۔چونکہ وہ رب مطلق ہے لہٰذا معبود مطلق بھی ہے۔جب اس کے علاوہ کو ئی رب نہیں ، اس کے علاوہ نظام کائنات کا کوئی چلانے والا نہیں تو اس کے علاوہ کوئی معبود بھی نہیں۔چونکہ جس معبود کی بھی انسان عبادت کرتا ہے اس بات کے پیش نظر کرتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں کچھ مستقل طور پر ہے جسے وہ چلا رہا ہے لیکن وہ جب یہ سمجھ جائے گا کہ نظام کائنات کا چلانے والا فقط رب مطلق ہے تو لازمی طور پر معبود مطلق بھی وہی ہے۔

۱۰۲۔خدا کی صفات'یحیی ویمیت' کی کچھ وضاحت کیجئے؟

'یحیی ویمیت' خدا کی دو صفات اور دوشان ذکرکی گئی ہیں احیاء اور اماتہ۔وہی مارتا ہے اور وہی زندہ کرتا ہے، وہ مارتا بھی ہے اور زندہ بھی کرتا ہے۔احیاء اور زندگی اس کے ہاتھ میں ہے ، ہر چیز اسی کے ہاتھ میں ہے۔'ربکم ورب آبائکم الاولین' اللہ تمہارارب ہے، وہی ہے جس نے تمہیں ایک جسمانی موجود کے بطور رحم مادر میں پالا، اسی نے تمہیں بچپن سے جوانی اور جوانی سے بڑھاپاتک پہونچایاصرف تمہیں ہی نہیں بلکہ تمہارے آباءو اجداد کو بھی، یعنی تم سب کاپالنے والا وہی ہے۔

۱۰۳۔خدا کی جانب سےحق کے متلاشی انسان کی رہنمائی کاذمہ لینا اس کی کون سی شأن کا حصہ ہے؟

خداوند کریم نے یہ ذمہ لے رکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کا حق کا متلاشی ہوگا تو اسے راہ حق دکھائے گا یہ اس کی جانب سے پکی ضمانت ہے "والذین جاھدوافینا لنھدینھم سبلناواَنّ اللہ لمع المحسنین"جو لوگ ہماری راہ میں جدوجہد کریں (وہی شأن ربوبیت پروردگار)ہماری شأن ربوبیت، ہماری شأن ہادویت کاتقاضا ہے کہ ہم اس کی رہنمائی کریں ۔پس ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان خلوص دل سے حقیقت پسند اور حق کا متلاشی ہوجائے، سنجیدہ ہو اور سنجیدگی سے حق تک پہونچنے کی کوشش کرے۔

۱۰٤۔آیہ 'فارتقب یوم یأتی ...' میں قرآن کریم کیا کہنا چاہتا ہے اس سلسلہ میں مفسرین کی رائے پر روشنی ڈالئے؟

'فارتقب یوم یأتی السماء بدخان مبین' اے پیغمبر اس دن کا انتظار کیجئے جب آسمان صاف صاف دھواں نکالے گا۔اس آیۂ مبارکہ میں قرآن کریم کیا کہنا چاہتا ہے اس سلسلہ میں مفسرین نے دو تین طرح کے نظریات پیش کئے ہیں ایک یہ کہ یہ آیت پیغمبر اکرم کے دور میں رونما ہونے والے ایک واقعہ سے متعلق ہے۔ایک تفسیر یہ ہے کہ اس مراد قیامت ہے ، قیامت میں ایسا ہوگا۔تیسری تفسیر یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ واقعہ اشراط الساعہ میں سے ایک ہے یعنی قیامت آنے سے پہلے دنیا میں رونما ہونے والے واقعات میں سے ایک ہے۔

١٠٥۔آپ کے خیال میں اشراط الساعہ کے معنی کیا ہیں اور یہ درواقع کس کیفیت کی جانب اشارہ ہے؟

اشراط الساعہ یعنی قیامت آنے سے پہلے قبل اس کے کہ زمین پوری طرح درہم برہم ہوکچھ اہم اور عظیم واقعات رونما ہوں گے جیسے حضرت حجت کا ظہور، انہیں میں سے ایک زمین کا دھویں سے بھرجانا ہے 'یغشی الناس' یہ دھواں ہر انسان کو اپنی لپیٹ میں لے گا یہ خود اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی تفسیر جو اہل مکہ کی بھوک سے کی جاتی تھی وہ صحیح نہیں ہے اور یہ خودخداوند کریم کی جانب سے ایک درد ناک عذاب ہے۔

١٠٦۔آپ کے بقول اشراط الساعہ کا تعلق دنیا سے ہے اس کی کیا دلیل ہے؟

قرآن کریم کہتا ہے کہ ہم یہ عذاب اٹھا لیں گے لیکن اس کامطلب یہ نہیں کہ وہ ٹھیک ہوجائیں گے اور اپنی پہلی حالت کی جانب پلٹ جائیں گے جس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کا تعلق دنیا سے ہے اس لئے کہ قیامت میں تو ایسا کچھ نہیں ہوگا کہ لوگ دعا کریں کہ ان پر سے عذاب ہٹا لیا جائے اور خدا عذاب ہٹا لے پس یہ عالم فرائض سے تعلق رکھتا ہے۔

۱۰۷۔قریش ایک ہی وقت میں سرکاردوعالم کو معلّم بھی کہتے تھے اور مجنون بھی اس کی کچھ وضاحت کیجئے؟

قریش سرکار دوعالم پرمختلف تہمتیں لگاتے تھے ایسی تہمتیں جو ایک دوسری سے تناسب نہیں رکھتی تھیں لیکن بیک وقت سرکار پر لگائی جاتی تھیں ، انہیں معلّم بھی کہتے تھے اور مجنون بھی۔ معلّم یعنی کوئی انہیں سکھا رہا ہے۔ کہتے تھے یہ جو کچھ بھی ہےکسی نے انہیں سکھایاہے تو انسان بہت ذہین اور سمجھدار ہوگا تبھی کہیں سے کچھ سیکھ سکے گا اور وہ بھی ایسی تعلیمات جو اس کی حد سے کہیں زیادہ ہوں ۔پھر کہتے تھے یہ دیوانہ ہیں تو اگر دیوانہ ہیں تو معلّم کیسے ہوئے؟ تو یہ سب بیک وقت کہاجاتا تھا۔

۱۰۸۔براہ کرام'دخان مبین' کے بارے میں مفسرین کے آراء پر روشنی ڈالئے؟

'یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ انّامنتقمون' ہمارا انتقام یہ نہیں ہے ، ہمارا انتقام تب ہوگا جب اِن پر بڑا حملہ کریں گے۔ابن مسعود جن کے نزدیک دخان مبین سے مراد مجاعہ مکہ (اہل مکہ بلکہ قریش کی بھوک) ہے کہتے ہیں کہ خدا کا بڑا حملہ بھی اس دنیا میں قریش سے مخصوص ہے اور یہ واقعہ بدر کی طرف اشارہ ہے۔مجاعہ تو کوئی شے نہیں تھی اب بڑا حملہ انہیں ریشہ کن کرے گاجو ہم مستقبل میں قریش پر کریں گے۔لیکن جن لوگوں نے 'دخان مبین' سے مراد اشراف الساعہ لیا ہے وہ 'یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ' سے مراد قیامت

ہے یعنی یہ دنیا میں آنے والے عذاب خدا کے اصلی عذاب نہیں ہیں خدا کا شدید حملہ وہ ہے جو قیامت میں ہوگا۔

۱۰۹۔آپ کے خیال میں سورۂ دخان کی آیت نمبر ۳۸سے ۴۲تک کس چیز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

یہ آیت درواقع وجود قیامت پر دلیل (برہان) ہے، توحید کے ذریعہ قیامت اور معادکے وجود پر برہان ہے جو کہ قرآن میں باربار مختلف انداز ، مختلف عبارتوں اور مختلف آیات میں بیان کی گئی ہے۔ارشاد ہے : ہم نے دنیا کو بلاوجہ نہیں بنایا ہے، ہم نے زمین وآسمان کو خلق کرکے کوئی کھیل نہیں کھیلنا چاہا ہے ہم لاعب نہیں ہیں کوئی کھیل نہیں ہو رہا ہے کوئی عبث کام نہیں کیا گیا ہے۔قرآن اس طرح کی عبارتیں آئی ہیں۔

۱۱۰۔ براہ کرم وضاحت کیجئے کہ کیا خدا نے دنیا کو اس لئے بنایا ہے تاکہ بعد میں اسے نابود کردے یا خلقت کائنات کا کوئی اور مقصد بھی ہے؟

اگر کوئی یہ سوچ رہا ہے کہ خدا نے دنیا کو اس لئے بنایا ہے تاکہ بعد میں اسے نابود کردے تو یہ بچوں کا کھیل ہوا وہ بھی گھروندا بناتے اور ڈھا دیتے ہیں۔توکائنات بھی مستقل بنتی اور نابودہوتی جارہی ہے تو خدا بھی کیا معاذ اللہ بچوں کی طرح کھیلنا چاہتا ہے، اپنے کھیل کے لئے کوئی بھی بے مقصد کام کر بیٹھتا ہے، بناتا ہے پھر بگاڑ دیتا ہے۔مطلب یہ

کہ موجودات کی کوئی غایت وغرض نہیں ہے یہ اپنے آخری کمال کی سمت نہیں چل رہی ہیں لیکن ایسا نہیں ہے چونکہ خداوند کریم حکیم ہے ، لاعب اور عبث کام کرنے والا نہیں ہے لہٰذا ہمیں یہ جان لینا چاہئے کہ اِن ساری موجودات کادارومدار ایک وجود لایزال پر ہے۔

سوالات

۱۔قبائلی زندگی پر کون سی چیز حکمفرما ہوتی ہے؟

الف۔طاقت

ب۔تعصب

ج۔غیرت

د۔سخاوت

۲۔مذہب اور تمدن میں کیا تعلق ہے؟

الف۔تمدن جتنا زیادہ مذہب اتنا ہی کم

ب۔تمدنی ترقی مذہبی ترقی

ج۔تمدن جتنا کم ہوگا مذہب اتناہی زیادہ

د۔کوئی بھی جواب صحیح نہیں

۳۔فلسفہ کیاہے؟

الف۔فکر

ب۔خواہشات کا تابع

ج۔انسان کا تسخیر شدہ

د۔کوئی بھی جواب صحیح نہیں

٤۔قیامت سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے۔۔۔

الف۔سچوں کے

ب۔پرہیزگاروں کے

ج۔سخاوتمندوں کے

د۔طاقتوروں کے

٥۔دوستی کو کس چیز کی ضرورت ہے؟

الف۔بنیادکی

ب۔جڑکی

ج۔اصول کی

د۔الف اور ب

٦۔دوستی کس کی بنیادپر پائدار رہتی ہے؟

الف۔صداقت

ب۔توحید وبندگی

ج۔شرافت

د۔کرامت وبزرگواری

۷۔کون سی چاہت اور پسند عین توحید قرار پاسکتی ہے؟

الف۔جب خدا کی خاطر ہو

ب۔جب جنت کی خاطر ہو

ج۔آخرت کے لئے ہو

د۔سبھی کے لئے

۸۔مؤمنین میں ناچاقی کتنے دن سے زیادہ نہیں رہنی چاہئے؟

الف۔ایک دن

ب۔دودن

ج۔تین دن

د۔چار دن

۹۔ایمان کے ستونوں میں کون سا سب سے زیادہ مضبوط ہے؟

الف۔خدا کے لئے دوستی

ب۔حج

ج۔جہاد

د۔نماز

۱۰۔امام علی علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق دوست میں کتنی ایسی خصلتیں ہونی چاہئیں جن کے باعث وہ برداشت کئے جانے کے قابل ہوجائے؟

الف۔دو

ب۔تین

ج۔چار

د۔کم سے کم ایک

۱۱۔ خوف کن چیزوں سے متعلق ہوتا ہے؟

الف۔پریشانی

ب۔شک

ج۔غربت

د۔الف اور ب

۱۲۔غم کب ہوتا ہے؟

الف۔وقتی پریشانیوں کے باعث

ب۔مادّی تکالیف کے باعث

ج۔مستقبل میں یقینی طور پرپیش آنے والی تکالیف اور پریشانیوں کے باعث

د۔الف اور ج

۱۳۔اسلام کی روح کیا ہے؟

الف۔تسلیم

ب۔عبادت

ج۔ریاضت

د۔صداقت

۱٤۔اسلام میں معاد کیسی ہے؟

الف۔روحانی

ب۔جسمانی

ج۔روحانی اور جسمانی

د۔کوئی بھی جواب صحیح نہیں

۱۵۔آخرت کا عذاب کیسا ہوگا؟

الف۔روحانی

ب۔جسمانی

ج۔روحانی اور جسمانی

د۔کوئی بھی جواب صحیح نہیں

۱٦۔کون سی تکلیف سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے؟

الف۔روحانی

ب۔جسمانی

ج۔روحانی اور جسمانی

د۔ کوئی بھی جواب صحیح نہیں

۱۷۔کیا دنیاوی الفاظ کی مدد سے آخرت کی وضاحت کی جا سکتی ہے؟

الف۔ہاں

ب۔نہیں

ج۔کسی حد تک

د۔کوئی بھی جواب صحیح نہیں

۱۸۔جنت کے وارث کون ہیں؟

الف۔مؤمنین

ب۔پرہیزگار

ج۔سچے (صادقین)

د۔تمام جوابات صحیح

۱۹۔دنیا کیا ہے؟

الف۔کاشت

ب۔فصل کٹائی

ج۔ذخیرہ

د۔حجاب اور پردہ

۲۰۔جہنم پر مامور فرشتہ کا نام کیا ہے؟

الف۔مالک

ب۔رضوان

ج۔نگاہبان

د۔کوئی بھی جواب درست نہیں

۲۱۔انسانی حقیقت کا راز کیا ہے؟

الف۔حق پرستی

ب۔مذہب سے لگاؤ

ج۔دوسرے انسانوں سے لگاؤ

دنیا پرستی

۲۲۔کون سی شے روح دین سے متضادہے؟

الف۔حق سے روگردنی

ب۔دنیا سے روگردانی

ج۔دوسرے انسانوں سے نفرت

د۔مذہب کو ناپسند کرنا

۲۳۔انسان کی روح وفکر کی اصل عمارت کیسی ہے؟

الف۔حقیقت کی متلاشی

ب۔خدا پرست

ج۔دنیا پرست

د۔تمام جوابات صحیح

۲٤۔کون سی شے بت پرستی کی وجہ بنتی ہے؟

الف۔کمزور ایمان

ب۔عبادت سے روگردانی

ج۔جھوٹ

د۔دنیا پرستی

۲۵کس کا وجود زمین پر سب سے پہلے ہوا؟

الف۔روح

ب۔حجت خدا

ج۔انسان

د۔کوئی بھی جواب صحیح نہیں